https://ataunnabi.blogspot.com/

علماء و اکابرین اہلسنت کی تائید سے مزین مسلک اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی کا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق موقف

دفاعِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ

مصنف۔ مفتی غلام سرور قادری رحمۃ اللہ علیہ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

پر اعتراضات اور ان کے جوابات

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کا انجام

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراضات اور ان کے جوابات عرض کرنے سے پیشتر یہ بتادینا ضروری ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض دراصل حضور اکرم ﷺ پر اعتراض ہے جو حضور ﷺ پر اعتراض کرے وہ خدا پر اعتراض کرتا ہے، اس کا انجام ایمان سے ہاتھ دھونا اور دوزخی ہونا ہے۔ معاذ اللہ

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جب جنگ ہوئی تو پھر دونوں کی صلح بھی ہوئی جیسا کہ عنقریب مذکور ہوگا۔ پھر اس جنگ میں کئی ایک عشرہ مبشرہ صحابی بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا موقف بھی ایک ہی تھا۔ ایک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض ان سب پر اعتراض ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے مصالحت کر لی تو ان پر بھی اعتراض ہوا کہ انہوں نے ایک کافر و مرتد سے صلح کر لی تھی (کیونکہ شیعہ حضرات مخالفین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں) دونوں طرف سے ہزارہا بندگان خدا شہید ہوئے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ مرتد کی سزا صرف قتل ہے یا توبہ کرانا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مصالحت اسلام کے نکتۂ نظر کے خلاف تھی کہ مرتد کو یا تو قتل کر دو یا اس کو مسلمان کر دو اور توبہ کراؤ۔ حضرت علی نے ایسا نہ کیا لہٰذا وہ بھی قابل اعتراض ہوئے بلکہ امام حسن و حسین بھی قابل اعتراض ہوئے کہ انہوں نے حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت معاویہ سے نہ صرف مصالحت کی بلکہ اپنی خلافت ان کے سپرد کی اور ان کے ہاتھ پر دونوں نے بیعت کی، شیعہ حضرات کی مشہور کتاب ...... رجال الکشی ...... میں قیس بن سعد کی روایت ملاحظہ کیجئے۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قابل اعتراض ہوئے بلکہ امام حسن و حسین بھی قابل اعتراض ہوئے کہ انہوں نے حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت معاویہ سے نہ صرف مصالحت کی بلکہ اپنی خلافت ان کے سپرد کی اور ان کے ہاتھ پر دونوں نے بیعت کی، شیعہ حضرات کی مشہور کتاب ——— رجال الکشی ——— میں قیس بن سعد کی روایت ملاحظہ کیجیے ———

فقال یا حسن قم فبایع فقام فبایع فقال للحسین علیہ السلام قم فبایع فقام فبایع ثم قال یا قیس قم فبایع فالتفت الی الحسین ینظر ما یامرہ فقال یا قیس انہ امامی

رجال الکشی
طبع کربلا
صہ ۱۰۲

تو حضرت امیر معاویہ نے حضرت امام حسن سے فرمایا۔ اے حسن آپ کھڑے ہوں اور مجھ سے بیعت کیجیے، امام حسن کھڑے ہوئے اور ان سے بیعت کی پھر حضرت امام حسین علیہ السلام سے فرمایا آپ کھڑے ہوں اور بیعت کیجیے۔ وہ کھڑے ہوئے اور بیعت کی۔ پھر قیس بن سعد سے فرمایا اے سعد آپ کھڑے ہوں اور بیعت کیجیے، تو قیس امام حسین کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ کیا حکم دیتے ہیں امام نے فرمایا کہ قیس بیعت کیجیے، کہ امام حسن میرے امام ہیں جب انہوں نے حضرت امیر معاویہ کی بیعت کر لی ہے تو آپ بھی کیجیے تو انہوں نے بیعت کی۔

یہ شیعہ حضرات کی سب سے معتبر کتاب کا حوالہ ہے جب حضرت علی نے حضرت معاویہ سے صلح کر لی۔ امام حسن نے اپنی خلافت ان کے سپرد کی امام حسین و قیس بن سعد جیسے جاں نثار ساتھیوں سمیت حضرت امیر معاویہ سے بیعت کی اب جو حضرت امیر معاویہ کو برا کہے گا وہ درحقیقت حضرت علی و حسن و حسین اور ان کے ساتھیوں کو بھی برا سمجھتا ہے اور ان پر طعن کرتا

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کیونکہ بڑے آدمی سے صلح کرنے والے اور اسے خلافت دینے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے بھی اچھے نہیں کہلا سکتے۔ اور ان حضرات پر طعن کرنا یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن ہے اور حضورؐ پر طعن دراصل خدا تعالیٰ پر طعن ہے۔ ایسا آدمی اپنے بارے میں خود ہی سوچ لے کہ اس کے بعد اس کا کیا انجام ہوگا۔

اعتراض اوّل

حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قبیلے بنو ثقیف بنو حنیفہ اور بنو امیہ ناپسند تھے۔ حضرت امیر معاویہ بنو امیہ قبیلے سے تعلق رکھتے تھے لہٰذا یہ بھی حضور کو ناپسند ہوتے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کسی قبیلے یا کسی جگہ کو ناپسند کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ اس قبیلے یا جگہ کا ہر شخص ناپسند ہے ——— اسی طرح کسی قبیلے یا جگہ کو پسند کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس قبیلے اور جگہ کا ہر شخص پسند ہے۔ دیکھئے قبیلہ قریش خدا کا پسندیدہ قبیلہ ہے اور مکہ و مدینہ پسندیدہ شہر ہیں لیکن ابوجہل ابولہب قریشی و مکے سے اور یہود مدینہ کے بسنے والے سخت ناپسند ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بنی امیہ سے تھے اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے محبوب تھے کہ آپ نے اپنی دو شہزادیاں رقیہ اور ام کلثوم ان کے نکاح میں دیدیں اس لئے آپ کو ذوالنورین (دو نوروں والے) کہا جاتا ہے۔

(ملاحظہ ہو شیعہ حضرات کی معتبر کتاب المحرا اور حیات القلوب جلد دوم)

اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز جلیل القدر تابعی جن کی عظمت کا تمام عالم اسلام قائل ہے اور خود شیعہ مصنفین نے ان کی تعریفیں کی ہیں۔ بنی امیہ سے تعلق رکھتے تھے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نجد کی سرزمین ناپسند تھی اور اس کے لئے آپ نے دعائے خیر بھی نہ فرمائی اس کا یہ مطلب نہیں کہ نجد کا ہر شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند تھا بلکہ نجد سے ایک بہت بڑے عالم اور بزرگ مولانا سلیمان بن عبدالوہاب نجدی پیدا ہوئے جو

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام عالم اسلام کی نظروں میں قابل قدر عالم و بزرگ تھے، جنہوں نے اپنے بھائی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے وہابیانہ گمراہانہ خیالات کی تردید کی اور اس کے رد میں کتاب لکھی جس کا اردو ترجمہ ادارہ سوادِ اعظم لاہور نے ——— "نجدی مذہب" کے نام سے شائع کیا ہے

دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی کا تعلق ان تینوں قبائل کے بعض مخصوص افراد سے ہے ——— چنانچہ ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ———

"قبیلہ ثقیف سے ایک جھوٹا اور ایک مہلک شخص پیدا ہوگا"

یہ اشارہ مختار بن ابی عبید اور حجاج بن یوسف کی طرف تھا ——— اول الذکر جھوٹا اور ثانی الذکر مہلک و ظالم تھا۔

قبیلہ بنی امیہ کو ناپسند کرنا یزید کی وجہ سے تھا چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے جسے امام ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں ضعیف سند کیساتھ حضرت ابو عبیدہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ———

لا یزال امر امتی قائما بالقسط حتی تکون اول من یثلمہ رجل من بنی امیہ یقال لہ یزید	یعنی میری امت کا معاملہ ہمیشہ انصاف پر قائم رہے گا۔ یہاں تک کہ سب سے پہلے جو شخص میری امت کے معاملہ میں رخنہ اندازی کرے گا وہ قبیلہ بنی امیہ کا ایک مرد ہوگا، جس کا نام یزید ہوگا۔
اثبت بالسنۃ و تاریخ الخلفاء "۱"	

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی میری امت کا معاملہ ہمیشہ انصاف پر قائم رہے گا یہاں تک کہ سب سے پہلے جو شخص میری امت کے معاملہ میں رخنہ اندازی کرے گا وہ قبیلہ بنی امیہ کا ایک مرد ہوگا جس کا نام یزید ہوگا۔

اور دوسری روایت میں ہے جسے امام رویانی نے اپنی مسند میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ حضور ﷺ سے سنا:

اول من یبدل سنتی رجل من بنی امیۃ یقال لہ یزید۔

(تاریخ الخلفاء، ص:۱۶۰)

سب سے پہلے جو شخص میری سنت کو تبدیل کرے گا وہ بنی امیہ کا ایک مرد ہوگا جسے یزید کہا جائے گا۔

حضور ﷺ کا قبیلہ بنو امیہ کو ناپسند کرنا یزید ایسے بعض مخصوص افراد کی وجہ سے تھا نہ کہ اس قبیلہ کا ہر فرد آپ کو ناپسند تھا۔ اگر ایسی بات ہوتی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ وحی الٰہی کا کاتب اور اپنے ذاتی خطوط کا محرر کیوں مقرر فرماتے۔ پھر آپ ﷺ کی ہمشیرہ حضرت بی بی حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیوں فرماتے؟ پھر ان کے حق میں دعائیں کیوں فرماتے۔ اسی طرح قرآن میں ہے...... وقتل الانسان ما اکفرہ...... کہ انسان کی ہلاکت ہو کس قدر ناشکرا واقع ہوا؟۔ تو کیا سارے انسان ناشکرے ہیں، ہرگز نہیں بلکہ اس سے بعض انسان مراد ہیں۔ اسی طرح ان قبیلوں سے بھی بعض افراد مراد ہیں جو کہ حضور ﷺ کو ناپسند تھے نہ کہ اس قبیلے کے سارے افراد۔

رہا یہ سوال کہ جب یزید کے بارے میں حضور ﷺ نے ایسی خبر دی تھی تو حضرت امیر معاویہ نے یزید کو اپنا ولی عہد کیوں بنایا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ تک وہ خبر نہیں پہنچی تھی۔ کیونکہ ہر صحابی حضور ﷺ کی ہر حدیث سے باخبر نہیں تھا۔ حضور ﷺ کے ہمراہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ہمہ وقت نہیں رہتے تھے بلکہ اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے ارشاد سے کبھی جنگ پر کبھی تبلیغ پر کبھی وصولی زکوٰۃ پر کبھی مخالفین اسلام کے خلاف اسلام منصوبوں کی جاسوسی کرنے اور کبھی کسی، کبھی کسی ڈیوٹی پر چلے جاتے تھے۔ بلکہ آنے والے بہت سے حالات حضور ﷺ نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو خفیہ طور پر بتائے اور ساتھ ہی انہیں ان حالات کو خفیہ رکھنے کا بھی حکم دیا تھا۔ اور مشیت الٰہی یہی تھی تا کہ ان باتوں کو خفیہ رکھ کر خدا تعالیٰ کی بعض حکمتیں اور ان کے تقاضے ظہور میں آئیں۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ

"حضور ﷺ نے مجھے بعض ایسے راز بتائے کہ اگر میں انہیں ظاہر کروں تو قتل کر دیا جاؤں۔"......کمافی صحیح البخاری۔

اور آپ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ اللھم انی اعوذبك من الستین......کہ یا اللہ میں ساٹھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں......اس وقت کسی کو معلوم نہ ہوا کہ ساٹھ سے کیا مراد ہے نہ ہی آپ نے کسی کو بتایا۔

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دعا میں یوں بھی کہا کرتے تھے......اللّٰھم انی اعوذبك من امارۃ الصبیان......کہ یا اللہ میں بچوں کی حکومت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔......مگر آپ نے کبھی اس کی وضاحت نہ فرمائی بلکہ اس کو خفیہ رکھا کہ حضور ﷺ کا حکم بھی یہی تھا۔

جب ۵۹ھ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور یزید کے دور امارت میں واقعۂ کربلا رونما ہوا تب لوگوں کو پتہ چلا کہ ساٹھ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مراد ۶۰ھ تھی اور بچوں کی حکومت سے ان کی مراد یزید کا دور حکومت تھا کہ اسلام میں یہ پہلا کم عمر امیر مقرر ہوا اسوقت اس کی عمر پچیس سال تھی۔

غرضیکہ حضرت ابو عبیدہ اور ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بھی یزید کے نام کی جو حدیث حضور ﷺ سے سنی تھی وہ بھی انہیں رازہائے سربستہ کا حصہ تھی۔ حضور ﷺ کی طرف سے جن کو خفیہ رکھنے کی ہدایات تھیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضور ﷺ خصوصی طور پر ان دونوں حضرات کو بتانے کی بجائے مجمع عام میں فرماتے۔ دوسرے صحابہ سنتے اور اس کی روایت عام ہوتی مگر کسی اور صحابی سے یہ حدیث مروی نہیں ہے اور نہ ہی یہ حدیث رویانی اور ابو یعلی کے سوا کسی اور محدث نے روایت کی ہے۔ معلوم ہوا کہ یقیناً یہ ارشاد راز کے طور پر فرمایا گیا تھا۔ جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بلکہ دوسرے صحابہ تک نہ پہنچ سکا۔ اسلئے ان پر اعتراض کرنا قطعاً بے جا ہے۔

اعتراض دوم

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح اس شرط پر ہوئی تھی کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد حکومت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سپرد کی جائے گی مگر انہوں نے اپنے بیٹے کو حکومت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دے کر اس شرط کی خلاف ورزی کی جو ایک صحابی تو کیا ایک عام مسلمان کی شان سے بھی بعید ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ صلح نامہ میں امام حسین رضی اللہ عنہ کی بجائے امام حسن رضی اللہ عنہ کی شرط تھی لیکن جب امام حسن رضی اللہ عنہ پہلے ہی وفات پا گئے تو یہ شرط ختم ہو گئی۔ اس میں یہ نہیں تھا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ اگر زندہ نہ رہے تو حکومت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سپرد کرنا ہو گی۔ اگر ایسی شرط ہوتی تو اس کی خلاف ورزی ہوتی مگر یہ شرط نہ تھی لہٰذا خلاف ورزی بھی نہ ہوئی۔ اسلئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر عہد کی خلاف ورزی کا طعن بھی بے جا ہے۔

اعتراض سوم

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو جانشین بنا کر جمہوریت کی خلاف ورزی کی اور ملوکیت کی بنیاد ڈالی جو اسلام میں ناجائز ہے اور بیٹا بھی کیسا فاسق و فاجر اور شرابی قسم کا۔۔۔۔ وامرھم شوری بینھم قرآن کے حکم کے بھی خلاف ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ بیٹے کو جانشین بنانا اسلامی جمہوریت کے ہرگز خلاف نہیں ہاں اسلامی جمہوریت کے خلاف اس وقت ہو گا جب جانشین ہونے والا بیٹا نا اہل اور نالائق ہو یا جانشین ہونے والے کے حالات اس بات کا غالب اندیشہ دلا رہے ہوں کہ وہ اسلام کے خلاف کام کرے گا اور مسلمانوں کو اسلام کے علاوہ کسی اور راستے پر ڈالنے یا فتنہ انگیزیاں کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے مقابلہ میں لائق اور اہل آدمی بھی موجود ہوں اس صورت میں بیٹے کو جانشین بنانا جائز نہیں۔

اگر صورتحال اس کے برعکس ہو یعنی جانشین ہونے والا اہل علم اور لائق ہو تو اسے جانشین بنانا جائز ہے۔ اگر ناجائز ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صحابہ یہ مشورہ نہ دیتے کہ آپ اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنائیں کیونکہ ناجائز کام کا مشورہ دینا بھی ناجائز ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو خلیفہ نہ بنایا اس لئے نہیں کہ وہ ان کا بیٹا تھا اور بیٹے کو جانشین بنانا اسلام میں قابل اعتراض بات ہے بلکہ آپ نے یہ عذر پیش کیا کہ

> "میرا بیٹا جذبات کی رو میں بہہ جاتا ہے اور خلیفہ کیلئے متحمل اور بردبار ہونا ضروری ہے۔"

پھر ملوکیت کو بھی ایسے ہی بدنام کر دیا گیا ہے حالانکہ اسلام میں ملوکیت کی کوئی ممانعت نہیں بلکہ بادشاہ عادل کو حدیث میں خدا کا سایہ فرمایا گیا ہے۔ الفاظ کریمہ یہ ہیں۔ السلطان

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العادل ظل اللہ فی ارضہ (الحدیث)......کہ عادل بادشاہ روئے زمین پر خدا کا سایہ ہے۔ آجکل کے جمہوری طریقہ سے بننے والے صدر یا وزیر اعظم گزشتہ زمانے کے بادشاہوں سے بھی زیادہ آمر ہیں آجکل دفعہ ۱۴۴ اور ہنگامی حالات کا نفاذ کیا کم آمریت ہے؟ کیا ایسی جمہوریت اسلام کو پسند ہے؟...... لاحول ولا قوۃ

اور اگر مشورہ کرنا ضروری اور فرائض اسلام میں سے تھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نامزد کیا تھا......معلوم ہوا کہ مشاورت فضیلت اور استحسان کی بات ہے، فرض اور واجب نہیں۔

اس کے باوجود یہ کہاں لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہ نے یزید کے بارے میں کسی سے مشورہ ہی نہیں لیا تھا، بلکہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ایسے بعض جلیل القدر صحابہ کا مشورہ انہیں حاصل تھا رہا یہ کہ حضرت مغیرہ نے اپنی معزولی سے بچنے کیلئے انہیں یہ غلط مشورہ دیا تھا تو یہ ایک عظیم الشان صحابی پر بہتان اور تاریخ کا افتراء ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ عدول ہیں یعنی نیکو کار ہیں......تو وہ بھی کسی کو غلط مشورہ نہیں دے سکتے بلکہ وہ تو خود عہدہ کی گراں بار ذمہ داریوں سے معزولیت چاہتے تھے۔

چنانچہ تاریخ طبری میں ہے آپ نے حضرت امیر معاویہ کو خط لکھا تھا جس میں خطبہ کے بعد معزولیت کی درخواست کی تھی۔ الفاظ یہ ہیں۔

اما بعد فانی کنت قد کبرت سنی ودق عظمی (الی ان قال) فان رایت ان تعزلنی فاعزلنی

(تاریخ طبری، ج ۵، ص: ۳۳۱)

حمد و صلوٰۃ کے بعد گزارش ہے کہ میں سن رسیدہ ہو گیا ہوں، میری ہڈیاں (اس بار گراں کی برداشت سے) کمزور پڑ گئی ہیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے معزول فرما دیں۔

یہ مؤرخین کا حضرت مغیرہ پر بہتان ہے کہ انہوں نے معزولی سے بچنے کیلئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یزید کے جانشین کرنے کا مشورہ دیا تھا اس سلسلہ میں جو کچھ ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ سراسر افتراء ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مغیرہ کا یزید کو جانشین بنانے کا مشورہ ایسے ہی مخلصانہ تھا جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے صاحبزادے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو جانشین بنانے کا مشورہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مخلصانہ تھا۔

رہا یہ کہ یزید فاسق وفاجر تھا، سو یہ بھی محل نظر ہے کیونکہ حیات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں یزید سے کوئی فسق وفجور ثابت نہیں۔ اگر کوئی ایسی روایت مل بھی جائے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو فاسق وفاجر جانتے ہوئے بھی اپنا جانشین کیا تو وہ بھی افترا و بہتان ہوگا۔

یزید فاسق وفاجر ہوا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ہوا، جس سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو طعن کرنا نہ صرف عقل ودانش بلکہ ایمان کے تقاضوں کے بھی خلاف ہے۔

اور مشاورت بھی ایک مستحسن چیز ہے فرائض یا ارکان اسلام سے نہیں کہ اس کے ترک پر انسان فاسق وفاجر ہو جاتا ہے۔

اعتراض چہارم

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں نیزوں پر قرآن بلند کر کے لڑائی کو رکوایا تھا نیزوں پر بلند کرنا قرآن کی سوء ادبی ہے اسلئے پتہ چلتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دل میں قرآن کا کوئی احترام نہ تھا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ...... نیزوں پر قرآن کو بلند کرا کر قرآن کو اونچا ہی کیا گیا خدانخواستہ نیچے تو نہیں کیا گیا تھا کہ قرآن کی بے ادبی ہوتی، دوسری بات یہ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے تو حضرت علی کی ہی تقلید کی تھی کیونکہ جنگ جمل میں جنگ رکوانے کیلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی قرآن کو نیزوں پر بلند کرایا تھا۔ اسے محض ایک جنگی چال پر محمول کرنا ان پاکیزہ لوگوں کے حق میں سوء ظن ہے۔

(ملاحظہ ہو تاریخ طبری ج:۵، ص:۲۰۳)

مگر اس وقت جنگ نہ رک سکی تھی اور اب رک گئی...... اگر یہ بے ادبی ہے تو پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کیا کہیں گے؟ معلوم ہوا کہ یہ جنگی چال نہ تھی۔

اعتراض پنجم

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ ایک جنگی چال تھی انہوں نے تازہ دم ہونے کیلئے قرآن کو آڑ بنا کر جنگ رکوائی تھی چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ فرماتے ہوئے کہ لیسو باصحاب دین ولا قرآن انا اعرف بھم منکم...... یہ لوگ نہ دین دار ہیں اور نہ قرآن والے ہیں انہیں

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تم سے زیادہ میں پہچانتا ہوں...... اپنے ساتھیوں کو جنگ بند کرنے سے منع کر دیا تھا جیسا کہ تاریخ کی کتابوں سے واضح ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ تاریخ کی جن جن کتابوں میں یہ یا اسی طرح کی دوسری روایات آئی ہیں ان کا مرکزی راوی ...... ابو مخنف ...... ہے جو کٹر شیعہ اور کذاب تھا۔ اسلئے اس کی ایسی روایات کذب صریح کے سوا کچھ نہیں ذرا محدثین کی سنئے:

امام شمس الدین ذہبی نقاد کبیر ابو مخنف کے بارے میں میزان میں فرماتے ہیں:

لا یوثق بہ (میزان الاعتدال، ج ۲، ص: ۳۶۰) کہ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

امام ابن حجر العسقلانی لسان المیزان میں فرماتے ہیں،

شیعی محترق صاحب اخبارھم (لسان المیزان ج ۴، ص: ۴۹۲ طبع حیدر آباد دکن)

کہ ابو مخنف جلا بھنا یعنی کٹر شیعہ تھا اور شیعوں کی خبریں جانتا اور روایت کرتا تھا۔

مورخین چونکہ نقاد نہیں ہوتے وہ ہر قسم کے راویوں کی خبریں جمع کرتے ہیں اسلئے ان کی روایات کو جانچ پڑتال کر کے قبول کرنا چاہئے۔ بالخصوص اگر کوئی خبر کتاب وسنت کے خلاف ہو تو اسے جھوٹ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ تاریخ کی کتاب وسنت کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں کہ عقیدے کی بنیاد کتاب وسنت ہے نہ کہ تاریخی واقعات۔

چنانچہ علامہ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں۔

وما روی فی السیرۃ لا یقاوم ما فی الصحیح۔

یعنی سیرت وتاریخ حدیث صحیح کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

(ج ۱، ص ۶۷، مصری)

جب تاریخ وسیرت کی روایات احادیث صحاح کا مقابلہ نہیں کر سکتیں تو قرآن وسنت کے مقابلہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تاریخ پر کلی اعتماد کرنا متلاشی حق کی شان نہیں ہے۔

اس کے بعد گزارش ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اس طرح جنگ رکوانا شدت جذبہ اسلامی اور ملت اسلامیہ کے درد کی وجہ سے تھا اس میدان کارزار میں آپ کی صدائے دردجن کلمات پر مشتمل تھی انہیں ملاحظہ فرمائیے:

ھذا حکم کتاب اللہ عزوجل بیننا وبینکم من لثغور الشام بعد اھلہ من لثغور العراق بعد اھلہ (تاریخ کامل امام ابن اثیر، ج ۳، ص: ۱۶۱)

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ فیصلہ ہے اہل شام کے نہ رہنے کے بعد شام کی اور اہل عراق کے نہ رہنے کے بعد عراق کی سرحدوں کی حفاظت کون کرے گا؟

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ صدائے درد اس وقت فضاؤں میں بلند ہوئی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے چالیس ہزار اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فوج سے بیس ہزار سپاہی جام شہادت نوش کر چکے تھے۔ چنانچہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

کہ اہل شام کی کل فوج ساٹھ ہزار اور اہل عراق کی ایک لاکھ بیس ہزار تھی۔

فقتل منهم عشرون الفا ومن اهل العراق ستون الفا

(البدایہ والنہایہ، ج ۷، ص: ۲۷۴)

''کہ اہل شام کی ساٹھ ہزار فوج سے بیس ہزار اور اہل عراق کی ایک لاکھ بیس ہزار سے ساٹھ ہزار قتل کی بھینٹ چڑھ چکی تھی۔''

جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ان دردانگیز کلمات کو ایک حقیقت حال قرار دینے کی بجائے جنگی چال پر محمول کرتا ہے ہمارے خیال میں سبائی فکر کی ترجمانی کرتا ہے۔

اعتراض ششم

واقعہ تحکیم میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ذریعے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت سے معزول کرایا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سازباز کر کے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بے وقوف بنایا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے خلاف توقع اپنی خلافت کا اعلان کرا کران سے معاہدہ ثالثی کی خلاف ورزی کروائی اور بہت بڑا دھوکہ کیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مؤرخین کی مہربانی ہے کہ انہوں نے واقعات کی روایت کرنے والوں کو نقد و جرح کے اصولوں پر پرکھے بغیر ان روایات کو لے کر کتب تواریخ میں جمع کر دیا۔ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ یہ لوگ محدثین تو تھے نہیں اور کوئی تھے بھی تو انہوں نے اس خیال سے کہ یہ محض تاریخ ہے حدیث نہیں ہے اسے نقد و جرح کے اصولوں پر پرکھنا ضروری نہیں سمجھا۔ اور اس خیال سے کہ دروغ برگردن راوی ہر رطب و یابس کو نقل کر ڈالا۔ بلکہ ایک مؤرخ نے تحقیق کیے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک واقعہ کو نقل کر دیا تو دوسرے مؤرخ نے بھی اس کی تقلید میں اس واقعہ کو نقل کرتے اور مکھی پر مکھی مارتے چلے گئے۔

ایک بڑے مؤرخ کی زبانی اس حقیقت کا اعتراف ملاحظہ فرمایئے اور امام حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لو لا ان ابن جریر وغیرہ من الحفاظ والائمۃ ذکرہ ماسقتہ و اکثرہ من راویۃ ابی محنف لوط بن یحیی و کان شیعیا و ھو ضعیف الحدیث عن الائمۃ ۔ (البدایہ والنہایہ، ج ۸، ص ۲۰۲)

یعنی اگر ابن جریر طبری اور دوسرے آئمہ وحفاظ تاریخ نے یہ روایات اپنی کتابوں میں ذکر نہ کی ہوتیں تو میں اپنی اس کتاب میں ان کا قصہ نہ چلاتا۔ جب کہ اس قسم کی اکثر روایات ابومحنف لوط بن یحیٰی سے مروی ہیں، وہ شیعہ تھا اور محدثین کے نزدیک ضعیف تھا۔

لیکن آج کے دور جہالت میں جب کہ لوگ کتاب وسنت کی طرح تاریخ کو بھی اہمیت دینے اور جزو ایمان بتانے لگے ہیں ضروری ہوگیا ہے کہ عقل وخرد اور جرح ونقد کے اصولوں سے حق و باطل میں امتیاز کیا جائے۔

ہماری تاریخ دشمنان اسلام نے مسخ کردی

اگر ذرا بھی عقل ودرایت سے کام لیا جائے تو ان روایات کی حقیقت صاف کھل جاتی ہے اور دشمنان اسلام کے مکروفریب کا پتہ چل جاتا ہے کہ انہوں نے ہماری تاریخ مسخ کردی ہے ہماری مسخ شدہ تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے فیصلے زبانی سنائے حالانکہ عقل ودانش اور اسلام کی سابقہ روایات وضوابط تحکیم کے خلاف ہے۔ اس سے پیشتر جب بھی کہیں ایسے اہم فیصلے ہوئے وہ باقاعدہ ضابطۂ تحریر میں لائے جاتے تھے اور وقت پر پڑھ کر سنائے دیئے جاتے۔ معاہدہ حدیبیہ اور اسی طرح کے دوسرے معاہدے تحریری طور پر ہوتے رہے۔ یہ اس قدر بڑا فیصلہ اور بغیر تحریر کے محض زبانی سنادیا جائے ہرگز قرین قیاس نہیں بلکہ یہ ایک ایسا اہم فیصلہ تھا جس کیلئے تحریر ضروری تھی کہ فریقین کے ثالث اسے پڑھ کر سناتے اس کے بعد اس پر فریقین کے دستخط ثبت ہوتے تاکہ آئندہ فریقین کو اس کے ایک ایک حرف کی پابندی کرنا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑتی اور کسی کی طرف سے خلاف ورزی کا امکان ختم ہو جاتا۔ حالانکہ اگر چند ٹکوں کا لین دین ہو تو اسے بھی قرآن کریم ضبط تحریر میں لانے کا حکم فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ـــــ الاٰية

(البقرۃ، آیت ۸۲)

اے ایمان والو جب تم ایک مدت مقررہ تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے۔

اور امت محمدیہ کے دو عظیم گروہوں کے درمیان فیصلہ ہو رہا ہے اور ایک بڑی جنگ کے بعد ہو رہا ہے جس میں فریقین کے ۹۰ ہزار آدمی جام شہادت نوش کر چکے ہیں، نہ ثالث اسے تحریر کرتے ہیں اور نہ ہی فریقین سے مطالبہ تحریر ہوتا ہے، ایسا ہرگز نہیں ہوا۔

ہماری گذارش کہ ثالثوں کا فیصلہ محض زبانی نہیں تھا بلکہ لکھا گیا اور پڑھ کر سنایا گیا کی تائید طبری اور محاضرات میں لکھے ہوئے ان الفاظ سے ہوتی ہے، جس کا ترجمہ ہے کہ

"معاہدہ تحکیم کے سلسلہ میں فریقین میں یہ طے پایا تھا کہ ثالث جو فیصلہ سنائیں گے ایک تو وہ زبانی نہ ہو بلکہ تحریری طور پر مرتب ہو اور دوسرے یہ کہ وہ فیصلہ دومۃ الجندل کے مقام پر مقررہ تاریخ پر سنایا جائے۔"

(ملاحظہ ہو طبری، ج ۶، ص: ۳۹/۳۰/۳۲، محاضرات ج ۲، ص: ۲۹)

مگر سبائی فتنہ پردازوں اور مسلم نما تاریخ گویوں نے تاریخ سے ثالثوں کے فیصلہ کا متن ہی حذف کر دیا تا کہ ان کی طرف بے ہودہ اور من گھڑت واقعات منسوب کر کے مسلمانوں کو صحابہ کی عقیدت سے منحرف کرنے کی جو ناپاک کوشش کی جائے اس میں وہ متن حائل نہ ہو سکے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ فیصلہ تحریری تھا اور اس پر ثالثوں کے پھر دونوں طرف کے ثالثوں کے گواہوں کے دستخط لئے گئے تھے اور اس کے بعد فریقین کی موجودگی میں اسے پڑھ کر سنایا گیا۔ جس پر فریقین کو اس قدر اطمینان ہوا کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کبھی لڑائی نہ ہوئی اور نہ کسی کی طرف سے کوئی اختلاف رونما ہوا۔

وہ فیصلہ کیا تھا ...... اور اس کے متن کے الفاظ کیا تھے؟ امام ابوبکر بن عربی ..... "العواصم من القواصم" ..... میں تحریر کرتے ہیں کہ اس فیصلے کا متن یہ تھا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(ترجمہ) "خلافت کا معاملہ بڑے بڑے صحابہ پر چھوڑ دیا جائے جن سے
رسول اللہ ﷺ آخر دم تک راضی رہے سر دست حضرت علی اور حضرت
امیر معاویہ رضی اللہ عنہما اپنے اپنے مقبوضہ علاقوں کا نظم ونسق علیحدہ علیحدہ چلاتے
رہیں اور آپس میں امن وسلامتی سے رہیں۔"

اسی فیصلہ پر فریقین راضی ہو گئے اور ثالثوں یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے حسن ذہانت اور خداداد بصیرت سے آپس کی جنگ وجدال کا قصہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا۔ ان ثالثوں میں سے نہ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کم عقل تھے جیسا کہ تاریخ میں ملاوٹ کرنے والے سبائیوں نے کہا ہے اور نہ ہی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ دھوکہ باز تھے جیسا کہ جعلی تاریخ سازوں نے ان کو ظاہر کیا ہے۔

اس سے دراصل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی بہتان آتا ہے کہ وہ ایک ایسے آدمی کو ثالث بنانے پر آمادہ ہو گئے جو اس قدر سادہ کم عقل اور بے وقوف تھا کہ فریق مخالف کی سازش کا شکار ہو گیا۔ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ حضرت علی میں اتنی سوجھ بوجھ بھی نہ تھی کہ ثالث کو کن صفات کا حامل ہونا چاہیے۔

غرضیکہ...... مسلم نما سبائیوں نے تاریخ کو مسخ کر کے صحابہ کرام کی طرف غلط اور گھناؤنے کردار کی نسبت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تاکہ مسلمان بالخصوص نئی نسلوں کے دلوں میں صحابہ کی عقیدت باقی نہ رہے بلکہ ان کے دل و دماغ میں یہ بات راسخ ہو جائے کہ صحابہ تو بے وقوف کم عقل یا مکار اور فریبی تھے۔ جب معاذ اللہ، لوگوں کے دلوں میں صحابہ کرام کی عظمت کے نقوش باقی نہ رہیں گے بلکہ ان کے نزدیک وہ بے وقوف یا چوٹی کے عیار و مکار ٹھہریں گے تو عوام مسلمانوں اور بالخصوص نئی نسل کا صحابہ کرام کے پہنچائے ہوئے اسلام پر سے اعتماد اٹھ جائے گا اور اس سے عوام بالخصوص نئی نسل کو کفر والحاد کی طرف لے جانا آسان ہو جائے گا۔

لہٰذا ہم یقین سے کہتے ہیں کہ...... ثالثوں نے وہی فیصلہ کیا جو امام قاضی ابوبکر عربی کے حوالے سے گزرا۔ اس میں نہ کسی نے دھوکا دیا اور نہ کسی نے دھوکا کھایا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں ملعون کرنا قطعاً بے جا ہے۔

اعتراض ہفتم

بعض روایات میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا کہ...... اذا رایتموہ علی المنبر فاقتلوہ...... کہ جب تم انہیں منبر پر بیٹھا دیکھو قتل کر دو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ...... یہ روایات رافضیوں کی من گھڑت ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنے اور نگاہ نبوت میں انہیں مقہور و مبغوض ظاہر کرنے کیلئے اختراع کی گئی ہیں ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔

چنانچہ امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تاریخ صغیر میں فرماتے ہیں

وھذا الاحادیث لیس لہا اصول ولم یثبت عن النبی ﷺ

(تاریخ صغیر، ص: ۷۰)

یعنی ان روایات کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی حضور ﷺ سے کسی صحابی کے بارے میں اس طرح کا فرمان ثابت ہے۔

اعتراض

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو ولی عہد کر کے اسے حکم دیا تھا کہ وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر ممکن ظلم و تشدد کر کے ان سے بیعت لے

جواب

یہ رسول اللہ ﷺ کے ایک سچے جانثار صحابی پر بے بنیاد اعتراض ہے ہم جیسا کہ پیشتر عرض کر چکے ہیں اگر اس قسم کی کوئی بات تاریخ کے صفحہ پر موجود ہو تو وہ ہرگز حجت نہیں کسی عام مسلمان پر ظلم و زیادتی کرنا اور اس کا مشورہ دینا گناہ کبیرہ ہے پھر نواسائے رسول ﷺ کے بارے میں اس قسم کا مشورہ یا حکم دینا تو انتہائی بدتر گناہ ہے جس کی ایک صحابی رسول ﷺ کی طرف نسبت کرنا اور تاریخ کے رطب و یابس اور بے سروپا حوالہ جات پر اس کی بنیاد رکھنا دانشمند اور اصول پسند انسان سے متوقع نہیں۔ تاریخ کی کوئی خاص حیثیت نہیں ہے کسی مسلمان کی طرف کبیرہ گناہ کی نسبت کیلئے محض تاریخی حوالہ کافی نہیں ہے بلکہ اس میں خبر واحد تک کا بھی اعتبار نہیں کہ وہ بھی ظنی ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ...... کہ کچھ گمان گناہ ہوتے ہیں...... وَمَا یَتَّبِعُ اَکْثَرُھُمْ اِلَّا ظَنًّا اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا...... کہ ان میں اکثر گمان پر ہی چلتے ہیں، بے شک گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا۔ لہٰذا اس اعتراض کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ بیہودہ و غلط اعتراض ہے بلکہ اس کے برعکس سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وہ وصیت پڑھیے جو آپ نے یزید کو امام عالی مقام کے حق میں فرمائی۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی یزید کو وصیت

امام ابو اسحٰق اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ ائمہ اہلسنت میں سے جلیل القدر امام گزرے ہیں وہ اپنی مشہور تصنیف لطیف نور العین فی مشہد الحسین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وہ وصیت نقل فرماتے ہیں جو آپ نے آخری وقت میں اپنے لڑکے یزید کو فرمائی۔ طوالت کے خوف سے عربی کی بجائے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

''حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی وفات کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مدت تک سربراہ مملکت رہے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت اور جمیع بنی ہاشم خصوصاً حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے برادران و اہل بیت و اقارب کی بہت تعظیم فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ والد سے بھی بڑھ کر شفقت فرماتے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کی نیابت سونپ دی اور آپ مدت تک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ منورہ کے گورنر رہے پھر آخر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کے اہل بیت و اقارب کے ہمراہ دمشق لے گئے اور انہیں اپنا نائب سربراہ مملکت بنا دیا ہر طرف امام حسین رضی اللہ عنہ ہی کا حکم چلتا تھا آپ کی بہت تعظیم و تکریم کی جاتی تھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہر شخص کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی تعظیم و تکریم کا حکم دیتے امام حسین کے ہر مشورہ اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل فرماتے۔ اور سب سے پہلے آپ ہی کی ہر ضرورت پوری کی جاتی، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جہاں بیٹھتے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی کرسی اپنے ہمراہ رکھواتے۔ آخر آپ بیمار ہوئے اور موت کے آثار نظر آنے لگے تو اس وقت اپنے بیٹے یزید کو بلوایا وہ حاضر ہوا اور سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ...... میرا آخری وقت ہے اور تم میرے جانشین ہو گے مگر میں تجھے رعیت میں عدل و انصاف کی وصیت کرتا ہوں، بڑوں کو باپ اور برابر والوں کو بھائی اور چھوٹوں کو اولاد کی بمنزلہ سمجھنا، خدا اور رسول کی اطاعت کو ہر بات پر مقدم رکھنا اور امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے اعزہ و اقارب کا اعزاز و اکرام تجھ پر ایسے ہی فرض ہے جیسے میرا۔ اپنی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر ضرورت پر امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے اعزہ و اقارب کی ضرورت کو مقدم رکھنا اور جمیع بنی ہاشم کے ساتھ میری طرح حسن سلوک سے پیش آنا اور جب امام حسین مملکت کی باگ ڈور لینا پسند فرمائیں ان کے حوالے کر دینا یہ سلطنت و بادشاہت توانہیں کے ہی لنگر کریم کا حصہ ہے۔ اگر خدا نخواستہ تو نے میری اس وصیت کے خلاف کیا تو روز قیامت میں تجھ سے بری ہوں گا اور ان کے جد امجد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت بھی تجھے نصیب نہ ہوگی۔...... اے یزید! ہم اس مقدس گھرانے کے غلام ہیں کسی حال میں بھی حضرت امام حسین کو ناراض نہ کرنا کیونکہ ان کی ناراضگی خدا اور رسول ﷺ کی ناراضگی ہے اور ان سے بغض و عداوت خدا اور رسول اللہ ﷺ سے بغض و عداوت ہے۔...... یزید سن لے! اگر تو امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اعزہ و اقارب کی تعظیم و تکریم میں کوتاہی کا مرتکب ہوا اور ان کی ناراضگی مول لی تو دنیا و آخرت میں تجھ سے بری ہوں گا اور تیرا حشر مجرمین کے ساتھ ہوگا اور تو سیدھا دوزخ میں جائے گا۔ یزید بولا، حضور! میں آپ کی ہدایات پر من و عن عمل کروں گا۔"

(نور العین فی مشھد الحسین ص ۵/۶ طبع مصر، مطبع مصطفی البابی ۱۲۷۹ھ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یزید میں عیب و نقص دیکھنے میں نہ آیا تھا۔ چنانچہ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... فمعاوية معذور فی ما وقع منه لیزید لانه لم یثبت عنده نقص فیه ...... (تطہیر الجنان واللسان، ص:۲۵)...... یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یزید کے ولی عہد بنانے میں معذور تھے کہ انہوں نے یزید میں بچشم خود کوئی عیب نہ دیکھا تھا بلکہ یزید کی طرف سے بعض لوگ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حضور اس کی تعریف کیا کرتے اور یہ خرابی بعد میں پیدا ہوئی اس کی ذمہ داری امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر نہیں ڈالی جا سکتی۔

اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ واصل بحق ہو کر راہی آخرت ہو گئے، حضور ﷺ کے کچھ موئے مبارک اور ناخنہائے شریفہ اور چادر مقدس کا ایک قطعہ بطور تبرک اپنے ہمراہ لے گئے۔ مگر یزید کی کمبختی کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اس کی صحبت غیر اور کیفیت مختلف ہوگئی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ سے اس کی نظریں پھر گئیں تو خدا و مصطفیٰ جل وعلا ﷺ کی نظر عنایت سے خود

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محروم ہو گیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ درحقیقت اس کی نظر عنایت کے ہرگز ہرگز محتاج نہ تھے آپ غیورانہ انداز سے دمشق کو خیر باد کہہ کر مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ پھر جو کچھ ہوا وہ آپ کی شہادت اور یزید کی شقاوت پر منتج ہوا۔

امام ابواسحاق اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ

وہ جلیل القدر امام ہیں جنہیں محدثین استاذ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ نبراس شرح، شرح عقائد میں ہے......ان الدعا عنده يستجاب و هذه كرامة (ص:۴۷۶)......کہ......ان کی قبر کے پاس دعائیں قبول ہوتی ہیں اور یہ ان کی کرامت ہے......آپ امام کبیر اصولی وفقیہ بے نظیر تھے۔ بڑے زاہد و عابد بھی، آپ کا نام ابراہیم بن محمد بن ابراہیم ہے اسفرائن ایک شہر ہے جس کی طرف آپ منسوب ہیں کلام واصول میں الاستاذ آپ کا ہی عرف ہے۔ امام ابوالحسن اشعری کے شاگرد ہیں۔ روز عاشورہ ۴۱۸ھ نیشاپور میں وفات پائی۔ (نبراس شرح شرح عقائد، ص ۲۲۹)

اعتراض

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ستر جنگیں لڑی ہیں اور ان کی بیعت نہیں کی جبکہ حدیث میں ہے......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا...... جو ان سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو ان سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا، جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا۔

جواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں جنگ ضرور ہوئی ہے اور وہ صرف جنگ صفین ہے۔ جنگ جمل میں تو قیادت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تھی مگر جنگ صفین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی قیادت تھی۔ ستر جنگیں نہیں ہوئیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنا یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کرنے کی بجائے مقابلہ میں آنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطاء اجتہادی ہے، صرف قصاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مطالبہ کی وجہ سے انہیں طوعاً وکرھاً مقابلہ میں آنا پڑا۔ طلب خلافت کیلئے ہرگز نہیں جیسا کہ بعض نام نہاد مصنفین بلا تحقیق رائے قائم کئے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہی افضل واحق بالامامۃ سمجھتے تھے چنانچہ شرح عقائد شریف میں امام تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملاحظہ ہو ــــــ

وَمَا وَقَعَ مِنَ الْمُخَالَفَاتِ وَالْمُحَارَبَاتِ لَمْ يَكُنْ عَنْ نِزَاعٍ فِي خِلَافَتِهِ بَلْ عَنْ خَطَاءٍ فِي الْاِجْتِهَادِ (شرح عقائد طبع مصر ص۱۱۵)

یعنی حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین جو لڑائی جھگڑا ہوا وہ ان کی خلافت میں اختلاف کی وجہ سے نہ تھا بلکہ خطاء اجتہادی سے تھا۔

حضرت تفتازانی علیہ الرحمۃ کے اس ارشاد پر استاذ المحققین مولانا عصام الملۃ والدین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابراہیم بن محمد الاسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں ــــــ

فَاِنَّ الْوَاجِبَ حُسْنُ الظَّنِّ بِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِعْتِقَادُ بَرَاءَتِهِمْ عَنْ مُخَالَفَةِ الْحَقِّ فَاِنَّهُمْ اُسْوَةُ اَهْلِ الدِّيْنِ وَمَدَارُ مَعْرِفَةِ الْحَقِّ وَالْيَقِيْنِ (الی ان قال) وَكَانَ نِزَاعُهُ فِي طَلَبِ الْقِصَاصِ لَا فِي طَلَبِ الْخِلَافَةِ (ص۱۱۲)

کہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن ظن اور مخالفت حق سے ان کی براءت کا عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ وہ اہل دین کے نمونے اور معرفت حق و یقین کے مدار ہیں ــــــ اور امیر معاویہ کا جھگڑا طلب قصاص کے لئے تھا طلب خلافت کے لئے نہیں۔

اقول وما قال انہ ظاہر البطلان لعدم انقیادہ لاحکامہ المقومۃ ایضا ظاہر البطلان لانہ ان انقاد لاحکامہ لم یبق نزاع بل یکون تقلید او کانا رضی اللہ عنہما فقیہان ومجتہدان والتقلید حرام علی المجتہد بل یجب علیہ العمل باجتہادہ ــــــ اور امام شمس الملۃ والدین المعروف بالخیالی ــــــ فرماتے ہیں ــــــ

فَاِنَّ مُعَاوِيَةَ وَاَحْزَابَهُ بَغَوْا عَنْ طَاعَتِهِ مَعَ اعْتِرَافِهِمْ بِاَنَّهُ اَفْضَلُ اَهْلِ زَمَانِهِ وَ اَنَّهُ الْاَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ بِشُبْهَةٍ هِيَ تَرْكُ الْقِصَاصِ عَنْ قَتَلَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (خیالی مصری ص۱۳۲)

کہ حضرت معاویہ اور ان کے گروہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فرمانبرداری سے بغاوت کر دی تھی باوجودیکہ انہیں اعتراف تھا کہ آپ ہی افضل اہل زمان اور خلافت کے زیادہ حقدار ہیں ایک شبہ (دلیل شرعی) کی وجہ سے (بغاوت کر دی تھی) وہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے ترک قصاص ہے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ حضرت امیر معاویہ حضرت علی کو ہی اس وقت سب سے افضل اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلافت کا زیادہ حقدار سمجھتے تھے لیکن چونکہ حضرت علی حضرت عثمان کے قاتلوں سے قصاص نہیں لے رہے تھے اس لئے وہ ان کی اطاعت سے انکاری ہوئے انہیں خلافت مطلوب نہ تھی۔ بلکہ علامہ عبدالعزیز پرہاروی صاحب نبراس تو فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت بھی حقاً تسلیم کرتے تھے ــــــ بل کان المحاربون یسلمون خلافتہ ــــــ (نبراس ص ۵۰۲) ــــــ

واقعہ جمل و صفین حضرت علی رضی اللہ عنہ بعد از شہادت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ چن لیے گئے تو صحابہ کی ایک جماعت نے ان سے مطالبہ کیا کہ قاتلین عثمان سے فوراً قصاص لیں قاتلین عثمان کی تعداد چار ہزار تھی پھر یہ لوگ حضرت علی کی بیعت ہو گئے یہ اپنے ہمنواؤں کی تعداد میں اضافہ کر کے بیس ہزار تک پہنچ گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے کہ ان سے ضرور قصاص لیا جائے گا مگر خلافت کا معاملہ مستحکم ہو جائے مگر حضرت عائشہ صدیقہ ناراض ہو گئیں کہ قصاص میں لیت و لعل کیا جا رہا ہے حضرت طلحہ و زبیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت ہونے کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ کے ہمراہ ہو گئے اور بصرہ کو روانہ ہو پڑے۔ حضرت علی کو معلوم ہوا تو آپ حضرت ام المؤمنین کے پیچھے روانہ ہو چلے تاکہ آپ کو سمجھا بجھا کر واپس لے آئیں۔ راستہ میں ملاقات ہو گئی۔ ام المؤمنین اپنے موقف پر قائم رہیں حتیٰ کہ فریقین میں جنگ چھڑ گئی۔ حضرت طلحہ و زبیر جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور اس موقف میں ام المؤمنین کے ہمراہ حضرت علی کے خلاف تھے اسی جنگ میں شہید ہو گئے حضرت ام المؤمنین اونٹ پر سوار تھیں اور ایک جماعت آپ کی تنظیم و تکریم کے لئے اونٹ کی حفاظت کر رہی تھی اونٹ سے الگ نہ ہوتی تھی تاکہ حرم نبوی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اس لئے اس جنگ کا نام جنگ جمل رکھا گیا کہ جمل عربی میں اونٹ کو کہتے ہیں اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ غالب رہے۔ ام المؤمنین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں اسی وقت مصالحت ہو گئی اور محمد بن ابی بکر ام المؤمنین کے بھائی آپ کو واپس مدینہ لے آئے۔ پھر حضرت امیر معاویہ نے مطالبہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وجہ غالب رہے۔ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں اس وقت مصالحت ہوگئی اور محمد بن ابی بکر ام المؤمنین کے بھائی آپ کو واپس مدینہ لے آئے۔ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مطالبۂ قصاص جاری رکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ ساحل فرات پر صفین کے محل میں جنگ ہوگئی یہ جنگ ایک عرصہ تک جاری رہی بعد میں مصالحت ہوگئی۔

الغرض چونکہ یہ ایک شرعی مسئلہ تھا اس بناء پر جنگ ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نہ کسی کو بغض تھا نہ عداوت اور حدیث میں جس جنگ کو حضور ﷺ نے اپنے ساتھ جنگ قرار دیا وہی جنگ ہے جو کسی شرعی وجہ سے نہ ہو بلکہ بغض و عداوت اور ذاتیات کے طور پر ہو جیسے خارجیوں کو ان سے بغض و عداوت تھی جو کچھ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ میں اور کچھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہ میں شامل ہو کر فتنہ گری کر رہے تھے یہی باغی گروہ ہے۔

چنانچہ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واعداء هم الخوارج ونحوهم من اهل الشام لامعاوية و نحوه من الصحابة لانهم متاولون فلهم اجر وله هو وشيعته اجران رضي الله عنهم۔ (الصواعق المحرقہ، ص ۱۵۴، طبع مصر)

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کے دشمن تو اہل شام سے خوارج ایسے لوگ تھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان ایسے صحابہ ان کے دشمن نہ تھے کیونکہ انہیں تو دلیل شرعی مجبور کر رہی تھی تو ان کیلئے ایک ثواب تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کیلئے دو ثواب۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے اور ان کی خطا اجتہادی تھی:

اس سلسلے میں صحیح بخاری شریف کی حدیث ہی حجت کو کافی ہے، ملاحظہ ہو۔

قيل لابن عباس هل لك في امير المؤمنين معاوية فانه ما اوتر الا بواحدة قال اصاب انه فقيه (ج ۱، ص: ۵۳۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین معاویہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ وہ تو ایک رکعت سے وتر پڑھتے ہیں فرمایا وہ درست کرتے ہیں کہ وہ مجتہد ہیں۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقیہ کے معنی عارف بالفقہ مع الدلائل کے ہیں جسے دوسرے لفظوں میں مجتہد کہتے ہیں چنانچہ اس کی شرح میں امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں

وانہ عارف بالفقہ یعنی یعرف ابواب الفقہ

(عمدۃ القاری، ج ۱۶، ص: ۲۳۸/۲۳۹)

کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فقہ کے ماہر ہیں یعنی مجتہد ہیں (اور مجتہد پر اعتراض وانکار کرنا درست نہیں)

اعتراض

حضرت امیر معاویہ نے حضرت امام حسن کو زہر دلوائی اور ان کی وفات کی خبر پر مسرت وخوشی کا اظہار کیا۔

جواب

اس کے جواب میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین سے بہتر کوئی جملہ نہیں کہا جاسکتا۔ تاریخ کی بعض کتابوں میں اگر کوئی ایسی بات ہے تو وہ مخالفین امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی افتراپردازی کے سوا کچھ نہیں۔

اعتراض

حضرت امیر معاویہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ علی کو گالیاں دو مگر انہوں نے ان کا کہنا نہ مانا

جواب

یہ غلط ہے کہ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گالی دینے کا امر فرمایا ہو، بلکہ صحیح مسلم شریف میں اس طرح ہے۔

امر معاویۃ بن ابی سفیان سعدا فقال ما منعک ان تسب ابا التراب فقال ــــ الخ (ج:۲،ص:۲۷۸)

یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو امر کیا کہ تم ابوتراب کو برا کیوں نہیں کہتے تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کے تین فضائل مانع ہیں۔..... الخ

یہاں امر کا لفظ ما استفہامیہ کے ساتھ ہے جس کے معنی دریافت کرنے کے ہیں۔ چنانچہ امام

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

فقول معاویۃ ھذا لیس فیہ تصریح بانہ امر سعدا بسبہ وانما سالہ عن السبب المانع لہ من السب کانہ یقول ھل امتنعت منہ تورعا او خوفا او غیر ذلک فان کان تورعا واجلالالہ عن السب فانت مُصیب و محسن و انکان غیر ذالک فلہ جواب آخر و لعل سعدا کان فی طائفۃ یسبون فلم یسب معھم۔ (شرح نووی ج ۲، ص: ۲۷۸)

تو حضرت معاویہ کا یہ کہنا بات کی تصریح نہیں کہ انہوں نے سعد کو سب وشتم کرنے کا امر کیا ہو بات تو یہ ہے کہ انہوں نے ان سے وہ سبب دریافت کیا جو مانع من السب تھا گویا وہ کہنا چاہتے تھے کہ تم اگر تورع وتقویٰ اور شان علی کی بنا پر انہیں برا نہیں کہتے تو تم درست کرتے ہو اگر کوئی اور مانع ہے تو اس کا جواب اور ہوگا اور شاید سعد ایسے گروہ سے تعلق رکھتے تھے جو حضرت علی کی شان میں نازیبا باتیں کرتا تو سعد ان کا ساتھ نہ دیتے (امام نووی نے مزید توجیہات بھی فرمائی ہیں)

اعتراض

حضرت امیر معاویہ فتح مکہ کے روز ایمان لائے اور ان کا ایمان کمزور تھا کیونکہ وہ مؤلفۃ القلوب میں شمار کیے جاتے اور حضور ﷺ انہیں مالی امداد دیتے تا کہ وہ اسلام سے نہ پھر جائیں۔

جواب

صحیح بات یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حدیبیہ کے موقع پر فتح مکہ سے پیشتر داخل اسلام ہو چکے تھے مگر آپ نے اسلام کو اپنے ماں باپ سے مخفی رکھا اور فتح مکہ کے روز ظاہر کیا۔ لہٰذا اس عمرہ کے موقع پر کہ جسے حضور ﷺ نے حدیبیہ سے ایک سال بعد اور فتح مکہ سے ایک سال قبل ادا کیا آپ مسلمان تھے۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جسے امام احمد نے امام زین العابدین بن امام حسین کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عمرہ میں مروہ کے پاس حضور اکرم ﷺ کی مقدس زلفیں میں نے تراشی تھیں ۔۔۔ کمافی التطہیر لابن حجر المکی ۔۔۔ جیسا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے بھی فتح مکہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک اپنے اسلام کو پردۂ خفا میں رکھا اور یہ عذر کی بنا پر تھا۔ اور رہا حضور ﷺ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مالی امداد دینا ان کے مؤلفۃ القلوب سے ہونے پر دلالت نہیں کرتا جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بحرین کے غنائم سے اتنا مالی امداد دینا کہ جسے وہ تنہا اٹھا بھی نہ سکتے تھے ان کے مؤلفۃ القلوب سے ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔

اعتراض

حضور نبی کریم ﷺ نے بنی امیہ کیلئے حکومت کی پیشگوئی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ ظالم حکومت ہوگی جیسا کہ حدیث مدۃ خلافت میں وارد ہے۔ لہذا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کا ظالم ہونا لازم آتا ہے۔

جواب

بنی امیہ کی حکومت کو ظالم فرمانا تغلیبی طور پر ہے، کلی طور پر نہیں کہ منطق لحاظ سے قضیہ مہملہ جزئیہ کے حکم میں ہوتا ہے کلیہ کے نہیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی حکومت بھی تو بنی امیہ کی حکومت سے تھی اسے کون ظالم حکومت کہے گا؟ نیز حضرت امیر معاویہ کے بارے میں حدیث میں ہے کہ ان کی حکومت کیلئے حضور ﷺ نے دعا فرمائی تھی۔ تو اگر وہ ظالم حکومت تھی تو کیا حضور ﷺ نے ظلم کے حق میں دعا فرمائی؟...... نیز ایک حدیث میں تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کیلئے رحمت کا لفظ بھی وارد ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو...... چنانچہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں...... حضور ﷺ نے فرمایا:

اول ھذا الامر نبوۃ و رحمۃ ثم یکون خلافۃ و رحمۃ ثم
یکون ملکا و رحمۃ ...... الخ

(تطہیر الجنان ص ۱۶)

یعنی اس دین کا آغاز نبوت و رحمت ہے پھر خلافت (راشدہ) و رحمت ہے،
پھر بادشاہت و رحمت ہوگی...... الخ

یہ ملک و رحمت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہت کو فرمایا گیا ہے لہذا معلوم ہوا کہ معترض کی مروی حدیث کا حکم دور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہرگز شامل نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتراض و جواب

حضور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ کو کئی بار بلوایا وہ کھانا کھاتے رہے آپ نے بددعا دی کہ اس کا پیٹ بھی نہ بھرے۔

جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے بتقاضائے بشریت اور بھی کئی حضرات صحابہ کو ایسے سخت لفظ کہے اور بددعا فرمائی..... مثلاً ثکلتک امک، ویحک، تربت یداك، اور علی رغم فلان..... بہا..... رغم انفك ......جس سے مقصد بددعا نہیں بلکہ اظہار تعلق محبوبانہ ہے یہ بھی بارگاہ اقدس سے درحقیقت رحمت و برکت کا تحفہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ میں بتقاضائے بشریت جس امتی کے بارے میں کوئی سخت لفظ کہہ دوں یا بد دعا فرماؤں اسے اس کے حق میں رحمت سے بدل دینا...... ملاحظہ ہو حدیث صحیح مسلم ج ۲، ص ۳۲۳ لہٰذا یہ سخت الفاظ حضرت کی دعا سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں باعث رحمت و مغفرت ہوں گے۔

اعتراض

حضرت عمار بن یاسر کو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا اور اسے حضرت امیر معاویہ کے گروہ نے قتل کیا۔

جواب

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اس باغی گروہ سے خارجیوں کا گروہ مراد ہے اس قسم کے لوگ دونوں طرف سے تھے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس میں شک نہیں کہ خلیفہ برحق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مقابلے میں تھے مگر وہ ایک شرعی شبہ کی وجہ سے مقابلے میں تھے اور یہ مقابلہ اجتہاداً تھا نہ کہ عناداً جبکہ آپ کے گروہ کے بعض لوگ یعنی خارجی اجتہاداً نہیں عناداً لڑ رہے تھے جبکہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنتی تھے اور جو صحابہ اس اشتباہ کی وجہ سے آپ کا ساتھ دے رہے تھے جیسے حضرت زبیر و طلحہ عشرہ مبشرہ میں سے وہ بھی قطعاً جنتی تھے۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یوں بھی فرمایا تھا کہ تدعوھم الی الجنة ویدعونك الی النار...... کہ تم انہیں جنت کی طرف اور وہ تمہیں دوزخ کی طرف دعوت دیتے ہوں گے...... حضرت طلحہ و زبیر بھی تو حضرت امیر معاویہ کی طرف تھے جو قطعاً جنتی تھے اور اسی باغی گروہ کی طرف سے تھے۔ تو جنتی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوزخ کی دعوت کیسے دے سکتا ہے، دوزخی ہی دوزخ کی دعوت دے سکتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اس گروہ میں سے جو دوزخی لوگ تھے وہی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل تھے جو صحیح معنوں میں باغی تھے اور وہ خارجی تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو مجتہد اور معذور ہونے کی وجہ سے ایک ثواب کے مستحق تھے اور وہ بھی جو ان کے ہمراہ اشتباہ کی بنا پر لڑ رہے تھے۔ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے والے بعض لوگ دوزخی تھے اور وہ خارجی تھے چنانچہ مستدرک شریف میں ہے کہ ابن جرموز جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ میں تھا اور آپ کی حمایت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہی زبیر بن عوام کا سر کاٹ لایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے آپ کی خدمت میں زبیر کا سر پیش کیا مگر آپ نے رضا و خوشنودی کا اظہار کرنے کی بجائے اس سے فرمایا تو دوزخی ہے رسول اللہ ﷺ کے حواری زبیر کا سر قلم کیا ہے...... (ملاحظہ ہو مستدرک ج ۳، ص ۳۶۷)

اگرچہ صورۃً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر باغی کا اطلاق ہو سکتا ہے مگر چونکہ ان کی نیت صحیح تھی اور دلیل شرعی رکھتے تھے اسلئے وہ باغی بالخیر قرار پائیں گے اور قاتل عمار بن یاسر جو خارجی تھے اور نیت صحیح نہ رکھتے تھے تو باغی بالشر قرار پائیں گے اور ایسے لوگ ہی داعی نار ہو سکتے ہیں جیسے حدیث میں باغی خیر و باغی شر ارشاد ہوا ہے۔

اعتراض

حضرت امیر معاویہ کی خطا کو بعض علماء اہلسنت خطاء اجتہادی نہیں خطاء منکر قرار دیا ہے اور خطاء منکر کا مرتکب فاسق ہے۔

جواب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے ان کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث صحیح بخاری میں بیان فرمایا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کے گروہ کے ایک فرد عظیم کی شہادت ہے جو اس جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دے رہے تھے۔ صحابہ کرام انبیاء نہ تھے اور نہ ہی فرشتے کہ معصوم ہوں ان میں سے کچھ حضرات سے لغزشیں ہوئیں اور بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کر کے اپنی رضا کا اعلان اور ان سے جنت کا وعدہ فرمالیا...... وکلا وعد اللہ الحسنیٰ ...

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطا اجتہادی کی قسمیں

خطا کی دو قسمیں ہیں ا۔ خطا عنادی: یہ مجتہد کی شان نہیں۔ ۲۔ خطا اجتہادی: یہ مجتہد سے ہوتی ہے اور عنداللہ اس سے کوئی مواخذہ نہیں۔ پھر خطا اجتہادی کی دو قسم ہے...... ا۔ خطائے اجتہادی مقرر کہ اس کے مرتکب کا دنیا میں بھی مواخذہ نہیں۔ یہ وہ خطا ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ برپا نہ ہو جیسے ہمارے نزدیک امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا خطا اجتہادی مقرر ہے۔...... ۲۔ خطائے اجتہادی منکر: یہ وہ خطا ہے جس کے مرتکب کا دنیا میں مؤاخذہ ہوگا اور اسے پنپنے نہ دیا جائے گا۔ یہ وہ خطا ہے جس سے دین میں فتنہ اٹھتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اختلاف اسی قسم کی خطا کہلاتا ہے یعنی خطاء اجتہادی منکر اسلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کا مواخذہ کرتے اور اس خطاء کے ارتکاب سے جنگ تک کے ذریعے سے انہیں باز رکھنے کی کوشش فرماتے۔ کما قال حکیم الامۃ سیدی ابو العلا محمد امجد علی الاعظمی الرضوی فی کتابہ الشریف الموسوم ببہار شریعت المجلد الاول .... امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اول ملوک اسلام ہیں تورات مقدس میں اسی طرف اشارہ ہے..... مولدہ بمکۃ و مہاجرہ بطیبۃ و ملکہ بالشام...... (داری شریف ص ۴) کہ نبی آخر الزمان مکہ میں پیدا ہوں گے، مدینہ کو ہجرت کریں گے اور ان کی سلطنت شام میں ہوگی۔ تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہی محمد رسول اللہ ﷺ کی سلطنت قرار پاتی ہے۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے عین میدان میں اپنی جاں نثار بہادر فوج کے ہمراہ ارادۃً واختیاراً ہتھیار رکھ دیے اور خلافت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد فرما دی اور مع امام حسین رضی اللہ عنہ سے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس صلح کی حضور ﷺ نے پیشن گوئی دی اور اسے امام حسن رضی اللہ عنہ کے محامد میں سے شمار کیا تھا...... ان ابنی ھذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ فئتین عظیمتین من المسلمین (بخاری ج ا، ص ۵۳۰) میرا یہ بیٹا سید ہے میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے باعث اسلام کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔...... تو امیر معاویہ پر فسق کا طعن کرنے والا درحقیقت امام حسن پر طعن کرتا ہے کہ انہوں نے ایک فاسق کو خلافت اسلامیہ سپرد کر دی بلکہ یہ حضور اکرم ﷺ پر طعن ہے کہ انہوں نے اسے امام حسن کے محامد میں شمار فرمایا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ پر طعن ہے کہ اس نے حضور ﷺ پر یہ پیشین گوئی القاء فرمائی (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) غرضیکہ اجتہادی خطا میں فسق کا فتویٰ بجائے خود فسق ہے۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فسق سے برأت

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس خطائے اجتہادی منکر پر فاسق قرار دینے والا یا تو رافضی ہے یا کم بخت خارجی جو سنیت کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے۔ وہ ذات اقدس صحابی رسول ﷺ سراپا عدل وخیر ہیں اور فسق کی نسبت سے پاک۔ حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

والمخطی فی الاجتهاد لا یضلل ولا یفسق علی ماعلیه الاعتماد۔

کہ اجتہادی خطاء کے مرتکب کی بنا پر مذہب معتمد تضلیل وتفسیق نہ کی جائے گی۔ (شرح فقہ اکبر طبع مصر ص:٦٥)

اعتراض

فاسق نہیں تو کم از کم باغی کہہ سکتے ہیں...... کہ ان کے گروہ پر باغی کا اطلاق آیا ہے۔

جواب

گروہ پر حکم لگانے سے قائد گروہ پر حکم لازم نہیں آتا کیونکہ گروہ میں تو مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں جیسے یزید قسطنطنیہ کی جنگ کے گروہ کی قیادت کر رہا تھا۔ مگر خود مغفور لھم کے حکم سے خارج تھا۔ جیسا کہ عنقریب ہم مدلل عرض کریں گے۔ یوں ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہ میں عنادا لڑنے والے قاتلین عمار خارجیوں پر فئہ باغیہ کے اطلاق سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اس کا اطلاق ضروری نہیں۔ اطلاق، اطلاق میں فرق ہوتا ہے۔ جن علماء نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر باغی کے لفظ کا اطلاق کیا ہے وہ صورت شرعیہ کے طور پر ہے جبکہ اب اس لفظ کا اطلاق صورت شرعیہ سے ہٹ کر ایک غلط اور فاسد معنوں میں معروف ہو چکا ہے اسلئے اب ان پر اس کا اطلاق سوء ادبی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں جنگ بدر کے صحابہ پر وانتم اذلۃ (ذلیل) کا اطلاق اپنے لغوی مفہوم پر ہوا ہے اب ہمارے عرف میں ذلیل کا لفظ قبیح مفہوم رکھتا ہے اسلئے اس کا اطلاق کسی شریف پر جائز نہیں۔ چنانچہ امام اہلسنت حکیم الامۃ مولانا مفتی ابوالعلا محمد امجد علی اعظمی رضوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مبارک شریعت کی بہار موسوم بہ نام بہار شریعت میں فرماتے ہیں:

عرف شرع میں بغاوت مطلقاً مقابلۂ امام برحق کو کہتے ہیں عناداً ہو یا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجتہاد ان حضرات (رجوع کرنے والوں) پر بوجہ رجوع اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا گروہ امیر معاویہ پر حسب اصطلاح شرع اطلاق فئہ باغیہ آتا ہے مگر اب کہ باغی بمعنی مفسد و معاند و سرکش ہوگیا ہے اور دشنام (گالی) سمجھا جاتا ہے اب کسی صحابی پر اس کا اطلاق جائز نہیں۔

(بہار شریعت، ج ۱، ص ۶۱/۶۲)

امام بدر الملۃ والدین کی تنبیہ

امام بدر الملۃ والدین ابو محمد محمود بن احمد المعروف امام عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۵۵ھ شارح بخاری کی تنبیہ بھی ملاحظہ فرمایئے:

والحق الذی علیہ اھل السنۃ الامساک عما شجر بین الصحابۃ و حسن الظن بھم والتاویل لھم و انھم مجتھدون متاولون لم یقصدوا معصیۃ ولا محض الدنیا فمنھم المخطی فی اجتھادہ والمصیب و قد رفع اللہ الحرج عن المجتھد المخطی فی الفروع و ضعف اجر المصیب

(عمدۃ القاری شرح بخاری، ج ۱، ص: ۲۱۴)

اور وہ حق جس پر اہلسنت ہیں صحابہ کے آپس کے جھگڑوں میں زبان روکنا ہے ان کے بارے میں حسن ظن اور ان کیلئے تاویل کرنا ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہ مجتہد تھے ان کے پاس دلائل شرعیہ تھے انہوں نے معصیت اور دنیا کا قصد نہیں کیا تھا کچھ ان میں سے اجتہاد میں خطاء والے ہیں اور کچھ حق پر ہیں اور فروعات میں اللہ تعالیٰ نے خطا کرنے والے مجتہد سے تنگی اٹھالی (بلکہ ایک ثواب بھی دیا) ہے اور حق پانے والے کے ثواب کو دوگنا کر دیا۔

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

اس سلسلے میں مخالفین زیادہ تر مواد تاریخ طبری سے لیتے ہیں جنہوں نے اپنی تاریخ طبری میں

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر طرح کی رطب و یابس باتیں جمع کردی ہیں مخالفین کیلئے اتنا کافی ہے کہ خود طبری کو اپنی ان روایات پر بھروسہ نہ تھا انہوں نے سند کے ساتھ ہر واقع کو نقل کیا سند کے راویوں کی چھان بین کر کے ہر واقع کی حیثیت متعین کی جاسکتی ہے۔ اس کے باوجود امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لئے رائے قائم کی ہے وہ جمہور اہلسنت سے بھی سخت ہے۔ جمہور اہلسنت تو دونوں فریقین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حق پر اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطا پر تصور کرتے ہیں مگر امام طبری یہ فیصلہ بھی نہیں کر پائے کہ ان میں سے کون حق پر تھا اور کون خطاء پر۔ چنانچہ امام عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں: وتوقف الطبری وغیرہ فی تعیین المحق منہم......(ج ۱، ص ۲۱۲)......یعنی امام طبری وغیرہ نے اس بات میں خاموشی اختیار کی ہے کہ ان حضرات میں کون حق پر تھا۔ جو حضرات محض تاریخ طبری کے رطب و یابس واقعات پر حضرت امیر معاویہ پر جرح و طعن کرتے ہیں وہ یہاں سے عبرت حاصل فرمائیں۔ کہ خود صاحب تاریخ بھی سب کچھ لکھنے کے بعد خاموشی میں بہتری دیکھتا ہے تو دوسروں کو کہاں مناسب ہے کہ وہ اس کی تاریخ کو دلیل بنا کر زبان طعن دراز کریں۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضائل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت امیر معاویہ پر عام اور مشہور اعتراضات کسی حد تک ذکر کر کے جوابات پیش کر دیئے ہیں امید ہے کہ اس قدر کافی ثابت ہوگا اگر ضرورت ہوئی تو دوسرے ایڈیشن میں انشاء اللہ مزید عرض کریں گے۔ اب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل احادیث کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک فقیہ کی حیثیت سے

حدیث 1

بخاری شریف کی وہی حدیث صحیح ہے جسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے اس میں سب سے بڑا اعزاز صحابیت کا اعزاز ہے چنانچہ فرماتے ہیں...... انه صحب رسول اللہ ﷺ ...... یعنی حضرت امیر معاویہ کے بارے میں زبان انکار نہ کھولو کہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کریمہ کے فیضیاب ہیں۔ یہ وہ اعزاز واکرام ہے کہ جہاں بھر کی دولت اس پر نثار کی جا سکتی ہے ایک مسلمان کیلئے ان کی شان و عظمت میں اتنی سی بات بہت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں یہی سب سے بڑی منقبت اور یہی سب سے بڑی عظمت ہے جو انہیں حاصل ہے۔

حدیث ۲

یہ بھی منقبت حضرت امیر معاویہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے انهٗ فقیه کہ حضرت معاویہ تو فقیہ ہیں۔ رواہ البخاری فی مناقب معاویہ حضرت ابن عباس کہ اجلہ اہلبیت اور اتباع حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہیں جو حضرت امیر معاویہ کے فقیہ ہونے کی شہادت دے رہے ہیں اور فقیہ علی الاطلاق جلیل تر مرتبہ ہے حضور ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں بھی فقہ کی دعا فرمائی...... اللھم فقہہ فی الدین...... اور حدیث صحیح میں ہے...... من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین...... کہ جس بندے سے خدا بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں فقاہت عطا کرتا ہے۔ یعنی اسے فقیہ بنا دیتا ہے۔ جب ان کا فقیہ ہونا ثابت ہو تو معلوم ہوا کہ امت کا اجماع ہے کہ صحابہ اور سلف صالحین اور ان کے بعد قرون میں فقیہ مجتہد مطلق کو کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو

فقد اجتمعت الامة اهل الاصول والفروع علی ان الفقیه

فی عرف الصحابة والسلف الصالح و قرون آخرین بعد

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هم هو المجتهد المطلق و انه يجب عليه ان يعمل باجتهاد نفسه ولا يجوز له ان يقلد غيره في حكم من الاحكام

یعنی امت کے اہل اصول وفروع کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحابہ اور سلف صالح اور ان کے بعد کے قرون میں فقیہ مجتہد مطلق کو کہتے ہیں اور یہ کہ اس پر اپنے اجتہاد پر عمل کرنا ضروری ہے اسے احکام میں سے کسی حکم میں دوسرے کی تقلید کرنا جائز نہیں۔

(تطہیر الجنان امام ابن حجر ص:۲۱)

صحیح بخاری میں ترجمان القرآن کی زبان درفشاں سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا فقیہہ ہونا ثابت پھر فقیہہ مطلق ہوا اور مجتہد مطلق پر دوسرے کی تقلید کرنا جائز نہیں بلکہ اس پر اپنے اجتہاد پر عمل کرنا واجب ہے اگرچہ اجتہاد میں خطاء کا مرتکب ہو۔ لہٰذا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد مطلق ہونے کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تقلید نہیں کر سکتے تھے۔

حضور ﷺ کی طرف سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے حکومت کی دعا

حضور ﷺ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے حکومت کی دعا فرمائی تھی چنانچہ امام بزار وامام احمد بن حنبل وامام طبرانی وابن سعد وامام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اپنی اپنی اسناد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی۔

اللهم علمه الكتاب و الحساب و مكن له في البلاد و قه سوء العذاب۔

خداوندا، امیر معاویہ کو قرآن اور حساب کی تعلیم دے اور اسے زمین کی بادشاہی عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا۔

(تطہیر الجنان ص ۱۶ شرح شفاء القاری ج ۱ ص:۶۶۰)

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... ودعا المعاويه بالتمكين فنال الخلافة... (شفا شریف ج۱، ۲۱۵) کہ حضور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ کیلئے سلطنت کی دعا فرمائی تو وہ خلیفہ ہو گئے ـ...... اسی میں آگے فرماتے ہیں۔ واخبر بملك بني امية وولاية معاوية ووصاه ...... (ج ۱ ص:۲۲۳) کہ حضور ﷺ نے بنوامیہ کی بادشاہت اور معاویہ کی حکومت کی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیشگوئی دی اور اسے وصیت فرمائی۔

امام شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں جسار خلیفۃ و سلطانا مالکا للبلاد بدعائہ ﷺ (نسیم الریاض، ج ۳، ص ۱۲۶)......یعنی امیر معاویہ رضي الله عنه حضور ﷺ کی دعا سے ہی خلیفہ و بادشاہ اور مالک بلاد ہوئے۔

دعائے حضور ﷺ......معاویہ پر کوئی غالب نہ آئے گا:

حضور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضي الله عنه کے حق میں دعا فرمائی کہ وہ ہرگز مغلوب نہ ہوں گے۔ چنانچہ حضرت محدث اعظم محقق اعلم ملا علی قاری رحمة الله عليه شرح شفاء میں حدیث نقل فرماتے ہیں:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لن یغلب معاویۃ "وقد بلغ علیا ھذہ الروایۃ فقال لو علمت لما حاربتہ

"معاویہ ہرگز مغلوب نہ ہوگا" اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ حدیث پہنچی تو فرمایا اگر یہ حدیث پہلے میرے علم میں آجاتی تو میں معاویہ سے نہ لڑتا۔

(شرح شفاء، ج ۱، ص: ۱۶۰)

ابن تیمیہ نے الصارم المسلول میں اس حدیث کا پس منظر یوں بتایا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضي الله عنه حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے ایک یہودی پہلوان آیا اور حضور ﷺ سے کہنے لگا میرے ساتھ کشتی کیجئے، قبل ازیں کہ حضور ﷺ اسے کوئی جواب دیتے حضرت معاویہ فوراً بولے کہ اے یہودی میں حضور ﷺ کا غلام ہوں میری موجودگی میں تجھے حضور ﷺ سے کشتی کرنے کی اجازت نہیں پہلے میرے ساتھ کشتی کرو اگر میں مغلوب ہوگیا تو پھر میرے آقا ﷺ کو کشتی کا چیلنج کرنا۔ یہودی نے بات مان لی اور کشتی شروع ہوگئی، حضرت امیر معاویہ نے ایک ہی داؤ سے اسے زمین پر پٹخ دیا اور اسے زبردست شکست دی، حضور ﷺ نے خوش ہو کر حضرت معاویہ سے فرمایا......اے معاویہ اب کے بعد کوئی طاقت تجھے زیر نہ کر سکے گی۔

کاتب وحی

آپ کے فضائل سے عظیم فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ کاتب وحی ہیں چنانچہ صحیح مسلم وغیرہ میں

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے جس کی سند حسن ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے حضور میں کتابت کے فرائض سرانجام دیا کرتے۔ (تطہیر ص ۱۰) امام ابونعیم فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ حضور ﷺ کاتبین سے حسین الکتابتہ فصیح وحلیم اور صاحب وقار تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ذاتی خطوط لکھتے تھے نہ کہ وحی۔ یہ صحیح نہیں بلکہ آپ وحی اور خطوط دونوں کے کاتب تھے۔ چنانچہ...... امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں...... من وحی وغیرہ...... (تطہیر الجنان ص ۱۰)

خال المؤمنین

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے کہ ایک شخص نے معافی بن عمران سے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز اور امیر معاویہ میں سے کون افضل ہے؟ امام معافی بن عمران شدید ناراض ہوئے اور فرمایا کہ حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کسی غیر کو مت قیاس کریں۔ معاویہ تو حضور ﷺ کے صحابی اور سالے (مسلمانوں کے ماموں) اور آپ کے کاتب اور خدا کی وحی کے امین ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک کا غبار

حضرت امام زاہد و عارف عبداللہ بن مبارک شاگرد رشید امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ عمر بن عبدالعزیز اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں سے کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس گھوڑے پر حضرت امیر معاویہ سوار ہو کر حضور ﷺ کے ہمراہ ہوتے اس کے ناک کا غبار عمر بن عبدالعزیز سے ہزار ہا افضل ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جنتی، شیر خدا کا پیغام

معتبر سند سے مروی ہے کہ حضرت عوف بن مالک اریحاء کی مسجد میں دوپہر کے وقت سوئے ہوئے تھے پھر بیدار ہوئے تو دیکھا کہ آپ کی طرف ایک شیر آرہا ہے۔ آپ نے ہتھیار اٹھایا، شیر بولا ٹھہریے، میں ایک پیغام ہوں (گویا شیر کی شکل میں فرشتہ تھا) آپ نے سوال کیا کہ تجھے کس نے بھیجا اس نے کہا مجھے آپ کی طرف اللہ نے بھیجا ہے کہ آپ حضرت معاویہ کو یہ پیغام دیں کہ وہ جنتی ہیں...... میں نے پوچھا کون سے معاویہ کو؟ کہا ابن ابی سفیان...... اس حدیث کو امام طبرانی نے حضرت عوف بن مالک سے روایت کیا ہے۔ (تطہیر الجنان، ص:۱۲)

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بردباروسخی:

امام حافظ حارث ابن اسامہ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

ومعاویہ بن ابی سفیان حلم امتی و اجودھا

کہ معاویہ بن ابی سفیان میری امت میں سب سے زیادہ بردبار اور سخی ہیں۔ (تطہیر الجنان، ص:۱۲)

رازدار پیغمبر ﷺ

امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ریاض النضرۃ میں حدیث روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے عشرہ مبشرہ صحابہ کی تعریفیں فرمائی پھر فرمایا:

وصاحب سری معاویۃ بن ابی سفیان فمن احبھم فقد نجا ومن ابغضھم فقد ھلک

کہ میرے رازدار معاویہ بن ابی سفیان ہیں، تو جس نے ان سے محبت کی وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے بغض رکھا ہلاک ہو گیا۔ (التطہیر ص:۱۳)

ہادی ومہدی

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث روایت فرمائی کہ حضور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی

اللھم اجعلہ ھادیا و مھدیا و اھد بہ الناس

کہ اے اللہ! معاویہ ہادی ومہدی اور اسکو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حرف آخر

ان گیارہ روایتوں پر اکتفا کرتے ہوئے کتاب ختم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو طالبین ہدایت اس سے فائدہ اٹھائیں گے اوران کے اوہام کا ازالہ ہوگا۔ جو حضرات اس کا مطالعہ فرمائیں کہیں قابل اصلاح بات پائیں تو اس خادم کو مطلع فرما کر دعا و اجر حاصل فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے پیارے حبیب ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں شرف قبول کو پہنچا کر اس سراپا معصیت کے گناہوں کا کفارہ فرمائے اور علم و عمل صالح میں ترقی دے۔ مسلک اہلسنت کی تبلیغ کی مزید توفیق بخشے اور روز قیامت سرکار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دامن مقدس سے وابستہ لوگوں میں اٹھائے۔
آمین

وھذا الدعاء لابوی ولا ولادی ولا ساتذتی ومشائخی
ولاحبائی۔ آمین

فقط
محمد الشہیر بہ غلام سرور قادری
ایم اے اسلامک لاء
متخصص فقہ و قانون اسلامی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضائل ومناقب اہل بیت رضی اللہ عنہم

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا (القرآن)

اللہ یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

اہل بیت کی قسمیں

اہل بیت کی تین قسمیں ہیں.... ۱۔ اہل بیت سکنی اور وہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں جو سکونت دگھر میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے آپ کے اہل بیت ہیں جن کے بارے میں آیت مندرجہ بالا نازل ہوئی لہٰذا نص قرآن کی رو سے ازواج مطہرات کا اہل بیت ہونا اظہر من الشمس ہوا۔

سوال

ازواج مطہرات اہل بیت نہیں کیونکہ وہ اس آیت کا مصداق نہیں ہوتیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آیت تطہیر سے قبل ان کیلئے مؤنث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں جبکہ آیت تطہیر میں عنکم اور یطہرکم کی ضمیریں مذکر کیلئے ہیں پھر حضور ﷺ نے اس آیت کے نزول کے بعد حضرت علی وفاطمہ وحسن وحسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا ھؤلاء اھل بیتی کہ میرے اہل بیت یہی ہیں۔

جواب

ازواج مطہرات یقیناً اہل بیت ہیں اور وہ آیت تطہیر کا مصداق اولین ہیں حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کرنا تشیع اور جہالت ہے۔ رہی عنکم اور یطہرکم کی جمع مذکر کی ضمیر تو وہ لفظ اہل کی وجہ سے ہے محاورۂ عرب میں اہل کے لفظ کیلئے جمع مذکر کی ضمیریں استعمال ہوتی ہیں اگرچہ اس کی مصداق عورتیں ہوں۔ چنانچہ قرآن مجید کی ایک جگہ یہ حقیقت قابل مشاہدہ ہے ہم ان شواہد قرآنیہ میں سے صرف ایک شاہد پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اذ قال لاھلہ امکثوا انی آنست نارًا لعلی اٰتیکم منھا بقبس (طٰہٰ)

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں تمہارے لئے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں۔

لہٰذا حسب محاورہ عرب یہاں بھی ازواج مطہرات کیلئے لفظ اہل کے اعتبار سے جمع مذکر کا صیغہ لایا گیا ہے علاوہ ازیں اس آیت کا مابعد بھی ازواج مطہرات کے حق میں ہے لہٰذا بہر صورت آیت تطہیر کی اولین مصداق ازواج مطہرات ہیں اور حضور کا حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کے بارے میں ھؤلاء اھل بیتی میں کوئی حصری معنٰی نہیں۔ یعنی اس کا ترجمہ "میرے اہل بیت یہی ہیں" غلط ہے بلکہ ترجمہ ہے "یہ میرے اہل بیت ہیں" اس سے ازواج مطہرات کے اہلبیت ہونے کی نفی کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔ چونکہ ظاہر نص ان چار حضرات کو شامل نہ تھی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت وافرہ نے ان چار نفوس قدسیہ کو بھی نعمت تطہیر میں شامل فرمادیا۔

غرضیکہ قرآن و حدیث اور بزرگان سلف کے اقوال کو جمع کرنے کے بعد یہی صحیح و مسلم قرار پاتا ہے کہ ازواج مطہرات و حضرات چہار نفوس قدسیہ وغیرہم من اولاد و افاد یہ سب اہلبیت ہیں۔ یہی امام ابو منصور ماتریدی کا مذہب ہے۔ اس سلسلے میں ملاحظہ ہو امام ابن عساکر و ابن ابی حاتم عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا:

نزلت انما یرید اللہ الخ فی النساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ

(روح المعانی، ج ۲۲، ص ۱۴)

کہ آیت انما یرید اللہ تا آخر خاص کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے بارے میں اتری۔

لفظ خاصۃ (خاص کر) ملحوظ خاطر رہے

اسی طرح امام ابن مردویہ نے حضرت ابن جبیر کے طریق سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی۔ کہ یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے بارے میں اتری، اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے امام ابن مردویہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

انما ھو نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم (تفسیر روح المعانی، ج ۲۲، ص: ۱۳)

کہ آیت تطہیر کی مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات ہی ہیں

اس میں لفظ انما جو مفید حصر ہے ملحوظ رہے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے حضرت علقمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا:

کان عکرمۃ ینادی فی السوق انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا قال نزلت فی نساء النبی ﷺ

کہ حضرت عکرمہ بازار میں منادی فرماتے تھے کہ آیت تطہیر حضور انور ﷺ کے ازواج مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی۔

(تفسیر ابن جریر ج ۲۲ ص: ۷)

۲۔ اہل بیت کا دوسری قسم نسبی ہے یعنی جنہیں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نسبی تعلق ہے جیسے حضرت علی و فاطمہ و حسنین کریمین اور حضور اکرم ﷺ کی دوسری صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن۔

۳۔ اہل بیت کا تیسرا قسم سبی یا حکمی ہے اور یہ وہی حضرات ہیں جنہیں حضور اکرم ﷺ نے اپنی عنایات وافرہ سے اہل بیت میں داخل فرمایا جیسے حضرت واثلہ بن اسقع و حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہما ہیں۔

بہر صورت ازواج مطہرات حضور کے اہل بیت ہیں۔ حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں "انک علی خیر" کے معنی ہیں تو بھلائی پر ہے۔ (یعنی میرے اہل بیت سے ہے)

اس کا یہ مطلب لینا کہ تو اہل بیت نہیں ہے جو بالکل غلط ہے کیونکہ ایک اور روایت میں میں اس طرح واضح ہے، حضرت ام سلمہ نے عرض کی:

الست من اھلک قال بلیٰ و انہٗ ادخلھا الکساء

(الصواعق ص ۱۴۴)

کہ حضور کیا میں آپ کے اہل بیت سے نہیں ہوں فرمایا کیوں نہیں اور اسے بھی چادر مبارک میں داخل کر لیا۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ صواعق محرقہ میں روایت نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے ہمراہ دوسری صاحبزادیوں، اقارب اور مزید برکات کے حصول کیلئے ازواج مطہرات کو بھی چادر تطہیر میں داخل کر لیا۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ صواعق اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سیف مسلول میں فرماتے ہیں خلافت جب بادشاہت میں بدلنے لگی تو امام حسن رضی اللہ عنہ اس سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حق میں دستبردار ہو گئے پھر اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے انہیں خلافت باطنیہ عطا فرمائی کہ غوثیت کبریٰ اہلبیت کے ساتھ ہی مختص کر دی گئی سیف مسلول اور مجدد اسلام امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ مبارک میں ہے کہ

غوثیت کبریٰ کے مالک اہل بیت ہیں

غوث ہر زمانے میں ہوتا ہے بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے غوث اکبر و غوث ہر غوث حضور سید عالم ﷺ ہیں پھر امت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فائز ہوئے اور وزارت امیر المومنین فاروق اعظم عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو عطا ہوئی اس کے بعد امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمان غنی اور مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم وزیر ہوئے پھر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و امام حسن رضی اللہ عنہ وزیر ہوئے پھر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو اور امامین رضی اللہ عنہما وزیر ہوئے پھر امام حسن رضی اللہ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ تک یہ سب حضرات مستقل ہوئے امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ تک جتنے حضرات ہوئے سب ان کے نائب ہوئے اور ان کے بعد سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مستقل غوث۔ حضور تنہا غوثیت کبریٰ کے درجے پر فائز ہوئے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں اور سید الافراد بھی۔ حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی تک سب نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہوں گے پھر امام مہدی کو غوثیت کبریٰ عطا ہوگی۔ (الملفوظ ج ۱، ص ۱۲۹/۱۳۰)

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ ہدایت کے ستارے اور میرے اہل بیت کشتی نجات ہیں گویا کشتی نجات پر بیٹھ کر ستاروں سے روشنی حاصل کر کے دنیا کے بحر تاریکی میں آخرت کا سفر کرنے والا ساحل مراد کو ضرور پہنچ کر رہے گا ستاروں یا کشتی دونوں سے یا کسی بھی ایک سے بے نیازی برتنے والا ساحل مراد کو کبھی نہیں پہنچ سکے گا۔

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور، نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث شریف میں ہے کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم انہیں تھامے (اور ان کے حکم پر چلتے) رہے میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ایک اللہ کی کتاب اس میں ہدایت اور نور ہے دوسری میری عترت.... وفی روایۃ مطان عترتی سفنی لما ان العترۃ تغزم السنۃ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیت مباہلہ کے نزول پر حضور ﷺ ان چاروں کو اپنے ہمراہ لے گئے، مخالفین کو ہمت نہ پڑی ورنہ حضرات اہل بیت کی دعا سے مخالفین کا خاتمہ ہو جاتا، حضور ﷺ کی بقیہ صاحبزادیاں شریک مباہلہ نہ ہوئیں کہ وہ پہلے ہی دنیا سے رحلت فرما چکی تھیں۔

اہل بیت کے ساتھ محبت وعقیدت فرائض ایمان ہے چنانچہ آیت المودۃ فی القربی کا تقاضا ہے، امام شافعی فرماتے ہیں

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ
آل النبی ذریعتی وھم الیہ وسیلتی ارجو بھم اعطیٰ غدا بالیمین صحیفتی

کہ اے رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت تمہاری محبت اللہ کی طرف سے فرض کی گئی ہے اسے اللہ نے قرآن میں اتارا اور تمہیں عظمت مرتبہ کو اتنا کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز کامل نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی آل اطہار میرے لئے ذریعہ نجات ہے اور آل اطہار حضور ﷺ تک رسائی کا میرے لئے وسیلہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ آل پاک کے صدقے میں قیامت کے دن مجھے میرا عمل نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔ روز قیامت جب اہل بیت کا سوال ہوا (جس طرح کہ جب صحابہ کا) خارجیوں اور ناصبوں کا جو (اہل بیت سے قطع نظر) صحابہ سے محبت کا دعوی ہے وہ ایسے ہی جھوٹا ہے جیسے شیعوں کا (صحابہ سے قطع نظر) اہل بیت سے محبت کا دعوی ہے صحابہ واہل بیت دونوں کی محبت جان ایمان ہے۔

حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الٰہی بحق بنی فاطمہ	بر قول ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول	من و دست و دامان آل رسول

نواب بھوپالی صاحب کا آل پاک سے توسل

لطف یہ ہے کہ اہلحدیث حضرات کے شیخ الشائخ جناب نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی بھی حضور ﷺ کی آل اطہار سے توسل کئے بغیر نہیں رہ سکتے چنانچہ وہ اپنی مشہور تصنیف مسک الختام شرح بلوغ المرام میں فرماتے ہیں:

تا صلوۃ بر آل نفر ستد اتیاں	بما مور بہ حاصل نشود فرد
الٰہی بحق بنی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

(مسک الختام، ج ۱، ص ۵)

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یزید بن معاویہ

نام یزید بن معاویہ کنیت ابو خالد، خاندان اموی والد کا نام حضرت امیر معاویہ اور دادا کا نام ابو سفیان رضی اللہ عنہم دونوں حضرات صحابی ہیں۔ ماں کا نام میسون بنت بحدل کلبیہ ہے۔ یزید ۲۵ یا ۲۶ ہجری کو زمانہ عثمان غنی میں پیدا ہوا موٹا اور بہت گھنے بالوں والا تھا۔ اپنے باپ سے حدیث بھی روایت کی ہے پھر اس سے آگے اس کے بیٹے خالد بن یزید اور عبدالملک بن مروان نے چونکہ حضرت امیر معاویہ نے اپنے زمانہ میں اس سے کوئی نازیبا حرکت نہ دیکھی تھی بلکہ بعض حضرات سے اس کی تعریفیں اور فضیلتیں سنی تھیں اسلئے اسے اپنا جانشین بنایا اور اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی:

اللهم ان كنت عهدت ليزيد لما رايت من فضله فبلغه ما املت واعنه و ان كنت انما حملني حب الوالد لولده و انه ليس لما صنعت به اهلا فاقبضه قبل ان يبلغ ذلك

(تاریخ الخلفاء ص: ۱۵۷/۱۵۸)

یا اللہ اگر میں نے یزید کو اس کی فضیلت و اہلیت دیکھ کر اپنا جانشین بنایا ہے تو اسے میری توقع پر پورا اتار اور اس کی مدد فرما اور اگر محض شفقت پدری کہ ایک باپ کو اپنے بیٹے کے ساتھ ہوتی ہے اسے اپنا جانشین بنایا ہے اور وہ نااہل ہے تو اسے عنان حکمرانی سنبھالنے سے پہلے ہی ہلاک کر دے۔

کیا صالحین کیلئے کرسی اقتدار حرام ہے؟

بعض لوگ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ یزید کے مقابلے میں اقتدار نہیں چاہتے تھے یہ قطعاً غلط ہے حضرت امام اقتدار کیلئے ہی تشریف لے گئے تھے اور شریعت کی رو سے اس وقت آپ ایسی دینی، روحانی اور مرکزی شخصیت کی یہ ذمہ داری تھی کہ جب ملت اسلمین ایک شرابی وزانی اور دین اسلام میں رخنہ ڈالنے والے شخص کے مقابلے میں اس کا دامن تھامنا چاہیں اور دین اسلام کے تحفظ کیلئے اسے ہر قسم کی قربانی کا یقین دلائیں تو وہ ان سے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دامن نہ چھڑائے بلکہ ان کی قیادت کرے اور اس ظالم و فاسق اور بدکار کو کرسی اقتدار سے ہٹا کر خود اس پر متمکن ہو اور دین اسلام ایسے جامع نظام حیات کو لوگوں میں بہ تمام و کمال رائج و نافذ کرے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر سے فرمایا تھا...... اجعلنی علیٰ خزائن الارض انی حفیظ علیم ...... کہ ملک بھر کے خزانے میرے سپرد کر (کہ دیکھ میں میں ملک کا نظم و نسق کس احسن طریقے سے چلاتا ہوں) بے شک میں دیانت و علم والا ہوں...... اس لئے حضرت امام حسین کا یزید کے مقابلے میں کوفیوں کی درخواست پر کرسی اقتدار پر فائز ہونے کے جذبے سے جانا خواہش نفس سے نہ تھا بلکہ ایک دینی و ملی تقاضے سے تھا۔...... انما الاعمال بالنیات و انما لکل امرء مانوی (الحدیث)...... ثواب کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کا پھل ملے گا۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال له ابن عمر لا تخرج فان رسول الله ﷺ خیره الله تعالیٰ بین الدنیا والاٰخرة فاختار الاٰخرة و انك بضعة منه ولا تنالها یعنی الدنیا

اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ کوفے کو تشریف نہ لے جائیں کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہت اور آخرت (درویشی) میں سے کسی ایک کے چن لینے کا اختیار دیا تو آپ نے درویشی کو پسند فرمایا اور آپ حضور ﷺ کے جسم اطہر کے ٹکڑا ہیں اور آپ دنیا (بادشاہت) کو نہیں حاصل کر سکیں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت امام خلافت اور اقتدار کی خواہش رکھتے تھے اور یزید ایسے فاسق و فاجر کے مقابلے میں ان کا ایسا کرنا ان کی دینی ذمہ داری بھی تھی۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ عامۃ المسلمین کے اصرار و اعانت پر یزید ایسی مکروہ و ناپسندیدہ قیادت کو بدلنا چاہتے تھے اور آپ یقیناً بجانب حق تھے اور یزید خدا و مصطفی ﷺ کا باغی تھا در اصل باغی وہی ہوتا ہے جو خدا اور رسول ﷺ کے احکامات کو پامال کرے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے اور جدوجہد کرنے والا باغی نہیں مجاہد ہوتا ہے چنانچہ حدیث میں ہے افضل الجھاد کلمة حق عند سلطان جائر...... کہ ظالم قیادت کو کھری کھری سنانا افضل جہاد ہے۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امام کو باغی قرار دینا شقاوت اور خروج ہے چنانچہ امام اہلسنت گیارہویں صدی کے عظیم ترین مجدد مولانا علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واما ما تفوه بعض الجهلة من ان الحسين كان باغيا فباطل عند اهل السنة والجماعة ولعل هذا من هذيانات الخوارج عن الجادة

کہ یہ جو بعض جاہلوں نے کہا ہے کہ امام حسین باغی تھے اہلسنت وجماعت کے نزدیک غلط ہے اور شاید یہ راہ حق سے بہکے ہوئے (خارجیوں) کی جڑ ہے۔

(شرح فقہ اکبر، ص ۷۲)

یزید پلید کی شقاوتوں کا جائزہ لینا ہو تو مدارج النبوۃ ونبراس و دیگر کتب محققین کا مطالعہ فرمائیں ایسے ایسے انکشافات پائیں گے جن سے ایک مسلمان کے جذبات بے قابو ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہاں اختصار مدنظر ہے اسلئے صرف محدثین کی نظر میں یزید کی حیثیت واضح کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

یزید کو امیر المومنین کہنے والے کی سزا

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء اور امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب التہذیب میں فرماتے ہیں کہ نوفل بن ابی الفرات سے روایت ہے کہ تہذیب التہذیب میں ہے نوفل بن ابی عقرب حضرت امام عمر بن عبدالعزیز کے حضور میں ایک شخص نے یزید کے نام کے ساتھ امیر المومنین کا لفظ استعمال کیا

فقال تقول امير المومنين و امر به نضرب عشرين سوطاً

آپ اس پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تو یزید پلید کو امیر المومنین کہتا ہے، اور آپ کے حکم سے اس شخص کو بیس کوڑے مارے گئے۔

۶۳ھ میں جب اہل مدینہ کو یزید کی خباثت کا علم ہوا تو جو لاعلمی میں اس سے بیعت ہو چکے تھے انہوں نے اس کی بیعت توڑ دی یعنی اس کی نافرمانی (جسے آج کی نئی اصطلاح میں سول نافرمانی کہتے ہیں) کا اعلان کر دیا۔ تو یزید نے اہل مدینہ پر فوج کشی کی تین روز تک اہل مدینہ کا قتل عام ہوا جن میں صحابہ و صحابیات تک شامل تھے مسجد نبوی میں اذان ونماز تک کا سلسلہ موقوف ہو گیا اور یزیدی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لشکر نے مسجد میں گھوڑے باندھے اور اس کی ناپاک فوج نے کعبہ معظمہ تک کی بے حرمتی کی اور اس کی تمام تر ذمہ داری یزید پلید پر عائد ہوتی ہے۔ آخر ۶۴ھ میں یہ کمبخت ہلاک ہوگیا۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب التہذیب میں فرماتے ہیں:

ولیست له روایة تعمد

کہ یزید کی کوئی قابل اعتماد روایت نہیں ہے

(ج ۱۱، ص: ۳۶۱)

یہی امام ممدوح رحمۃ اللہ علیہ یزید کے بارے میں تقریب التہذیب میں فرماتے ہیں:

ولیس باهل ان یروی عنه

کہ یزید اس بات کا اہل نہیں کہ اس سے روایت لی جائے

(ص: ۵۹۲)

امام علامہ صفی الدین احمد بن عبداللہ الخزرجی الانصاری رحمۃ اللہ علیہ خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال میں فرماتے ہیں:

یزید بن معاویة بن ابی سفیان ولی بعهد من ابیه و استباح المدینة فلم یمهله الله تعالیٰ هلك سنة اربع و ستین

یزید بن معاویہ بن ابی سفیان باپ کا ولی عہد بنا اور مدینہ منورہ کی بے حرمتی کا مرتکب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مہلت نہ دی ۶۴ھ میں ہلاک ہوا۔

(ص: ۴۳۳)

امام اہلسنت تاریخ اسلام کے مجدد اعظم مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یزید کے بارے میں ہمارا وہی مسلک ہے جو ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے یعنی توقف کہ خود اسے کافر نہ کہیں گے اور تکفیر کرنے والے کو منع بھی نہ کریں گے۔

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد طریق سے روایت کی ہے کہ حضرت حنظلہ غسیل ملائکہ کے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واللّٰہ ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان رجالا ینکح امہات الا ولاد والبنات وا لاخوات و یشرب الخمر ویدع الصلوٰۃ (تاریخ الخلفاء ص۱۶۰)

قسم بخدا یزید سے ہم نے اس وقت ہی بغاوت کی جب ہمیں اس بات کا ڈر لگنے لگا کہ ہم پر آسمان سے پتھر برسیں گے لوگ امہات الاولاد، بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرنے، شراب پینے اور نماز چھوڑنے لگ گئے تھے۔

اور امام ذہبی ابن تیمیہ کے شاگرد رشید فرماتے ہیں:

ولما فعل یزید باھل المدینۃ ما فعل مع شرب الخمر و اتیانہ المنکرات اشتد علیہ الناس و خرج علیہ غیر واحد ولم یبارك اللّٰہ فی عمرہ

اور جب یزید اہل مدینہ کے ساتھ ناروا سلوک کیا ساتھ ہی شراب و بدکاریوں کا دور دورہ چلایا تو لوگ اس کے باغی ہو گئے اور اللہ نے اسکی عمر میں برکت نہ فرمائی۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۶۰)

یہ امام ذہبی کی شہادت ہے جو علامہ تیمیہ صاحب کے شاگرد رشید ہیں اور خود امام ابن تیمیہ یزید کے بارے میں نہایت نرم خیال ہونے کے باجود حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو مظلوم وشہید اعتقاد کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

تمکن اولئك الظلمۃ الطغاۃ من سبط رسول اللّٰہ ﷺ حتی قتلوہ مظلوما شھیدا (الی ان قال) فان ما قصد من تحصیل الخیر و دفع الشر لم یحصل منہ شئی

(منہاج السنۃ ج۲ ص۲۴۱/۲۴۲)

ظالموں سرکشوں نے نواسائے رسول اللہ ﷺ پر قابو پالیا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا حالانکہ آپ مظلوم وشہید ہیں۔ آپ نے جو نیک مقصد کو حاصل کرنے اور یزید کے شر کو دور فرمانے کا ارادہ کیا تھا وہ کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت امام کا یزید کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا اور اس کی ناپاک وظالم حکمرانی کو ختم کرنا آپ کا نیک مقصد تھا آپ کا قتل باغی کے طور نہیں مظلوم وشہید کے طور پر ہے۔ یزید ہی دراصل ظالم وطاغی تھا اور عامۃ المسلمین کو اپنا غلام بنا کر رکھنا چاہتا تھا۔

چنانچہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں فرماتے ہیں:

وقتل من قتل و بایع مسلم الناس علی انھم خول لیزید یحکم فی دمائھم و اموالھم بما شاء و انھم اعبدلہ قن فی طاعۃ اللہ و معصیتہ۔

اور اہل مدینہ کے قتل عام کے بعد بقیہ لوگوں سے مسلم بن عقبہ یزید کے حق میں اس بات کا عہد لیا کہ وہ یزید کے تابعدار رہیں گے اور یزید کو ان کے جان و مال میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرنے کا اختیار ہوگا اور ہر جائز و ناجائز بات میں یزید کی فرمانبردار رہیں گے۔

سوال وجواب

صحیح بخاری میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت کی تھی اور جب لوگوں نے اس کی بیعت توڑی تو وہ ناراض ہوئے اور ایسے لوگوں سے قطع تعلق کرنے کی دھمکی دی یہی وجہ ہے کہ اس حدیث کی شرح میں امام عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ و امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فیہ وجوب طاعۃ الامام الذی انعقدت لہ البیعۃ والمنع من الخروج علیہ و انہ لا ینخلع بالفسق

کہ عبداللہ بن عمر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کی بیعت تمام ہوئے بعد اس کی فرمانبرداری ضروری اور اس کی نافرمانی ممنوع ہے اور وہ فسق سے اپنے عہدہ امارت سے معزول نہیں ہوتا۔

(فتح الباری ج ۱۳ ص ۶۱ وارشاد الساری ج ۱۰ ص ۱۹۹)

پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس کی بیعت سے کیوں انکار کیا؟ ..... اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر زاہدانہ مزاج رکھتے اور گوشہ نشین رہتے تھے جب کہ ان کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں یزید کے بارے میں یقینی ذرائع سے ان اسباب کا علم نہ پہنچا جن سے کوئی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شخص نا قابل بیعت قرار پاتا یا اپنے عہدہ امارت سے معزول متصور ہوتا ہے اور امام حسین اوران کے ساتھیوں کوعلی وجہ البصیرۃ اور یقینی ذرائع سے اس کا علم ہو گیا تھا اسلئے انہوں نے بیعت سے انکار کیا ار بیعت شدہ حضرات نے بیعت توڑ بھی دی اور شریعت میں یہی ہے۔ چنانچہ محدث اعظم وفقیہ اطلم ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واجمعو علی ان الا مامۃ لا تنعقد للکافر ولو طرء علیہ الکفر انعزل و کذالو ترک اقامۃ الصلوٰت والدعاء الیھا و کذا البدعۃ

یعنی اہلسنّت کا اس بات پر اجماع ہے کہ کافر مسلمانوں کا امیر نہیں ہوسکتا اور اگر مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو جائے تو وہ معزول ہو گیا اور اسی طرح بادشاہ اگر نماز کی تبلیغ چھوڑ دے اور اسی طرح وہ بدعت کا حامی ہو جائے تو وہ اپنے عہدہ سے معزول ہو چکا۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۷، ص ۲۰۱)

یعنی اس پر فرض ہوگا کہ وہ کرسی اقتدار سے الگ ہو جائے یا عامۃ المسلمین اسے زبردستی علیحدہ کرکے متبادل صالح شخص کو اپنا سربراہ ملک بنائیں ..... اس کے بعد فرماتے ہیں:

وجب علی المسلمین خلعہ و نصب امام عادل ان امکنھم ذالک

یعنی اگر مسلمانوں سے ہو سکے تو ایسے سربراہ کو علیحدہ کرکے اس کی جگہ نئے صالح شخص کو سربراہ بنائیں۔ (ج ۷، ص ۲۰۱)

اور امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ القاری وامام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں فرماتے ہیں:

الذی علیہ العلماء فی امرآء الجود انہ ان قدر علی خلعہ بغیر فتنۃ ولا ظلم وجب

یعنی ظالم سربراہوں کے بارے میں علماء کا فیصلہ ہے کہ اگر کسی فتنہ اور ظلم و زیادتی کے بغیر انہیں علیحدہ کرنا ممکن ہو تو انہیں علیحدہ کرنا ضروری ہے۔

(عمدۃ القاری ج ۲۴، ص: ۱۵۹ ، فتح الباری، ج ۱۳، ص: ۹)

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں دراصل صحیحین کی ایک حدیث ہے جس کی شرح میں مندرجہ بالا قول نقل کیا گیا وہ حدیث یہ ہے

وان لا ننازع الامر اهله الا ان ترو اکفر ابواحا عند کم من الله فيه برهان

یعنی حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت سربراہ مملکت کی نافرمانی نہ کرو جب تک کہ وہ ایسے کھلے کفر و معصیت کا علانیہ ارتکاب نہ کرنے لگے جس کے کفر و معصیت ہونے کی تمہارے پاس خدا تعالیٰ کی طرف سے دلیل موجود ہے۔

گویا جب سربراہ مملکت اسلامیہ ایسے کھلے کفر و معصیت کا اعلانیہ مرتکب پایا جائے جس کے کفر و معصیت ہونے پر کتاب و سنت کی روشنی میں دلیل موجود ہو تو ایسے سربراہ مملکت کو ہٹانا اور اس کی سول نافرمانی ضروری ہے۔ چنانچہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید پلید کی نافرمانی کرکے اس حدیث پر عمل فرمایا۔

حدیث قسطنطنیہ کا جواب

بعض لوگ جو یزید کو امیر المومنین کے خطاب سے نوازنے پر مصر ہیں یزید کے جنتی ہونے پر ایمان و یقین بھی رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں انہیں اس حد تک غلو ہے کہ وہ اپنے ایک صوم و صلوۃ کے پابند باپ کے جنتی ہونے میں تو شک کر سکتے ہیں مگر یزید کے بارے میں نہیں۔ ان کے اس غلو کا موجب دراصل ایک حدیث ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا (جس کا آخری حصہ یہ ہے)

اول جیش من امتی یغزون مدینة قیصر مغفورلهم

کہ میری امت کا اولین لشکر جو شہر قیصر کا جہاد کرے گا وہ بخشے ہوئے ہوں گے۔

(صحیح البخاری، ج ۱، ص ۴۱۰)

کہتے ہیں کہ اس جہاد میں یزید شریک بلکہ قیادت کر رہا تھا اور مدینہ قیصر قسطنطنیہ ہے۔ یزید کی قیادت میں سیدنا ابن عمر و ابن عباس و ابن زبیر و ابو ایوب انصاری ایسے اکابر صحابہ جہاد کر رہے تھے

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب یزید کی قیادت ایسے صحابہ نے تسلیم کر لی تو اس کی کیا شان ہوگی؟ اور وہ حدیث کا مصداق ہو کر مغفور لہ (جنتی) ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سادات صحابہ حضرت سفیان بن عوف کی قیادت میں گئے تھے یزید کی نہیں۔ چنانچہ امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ القاری میں شرح بخاری میں فرماتے ہیں:

الاظھر ان ھؤلآء السادات من الصحابۃ کانو مع سفیان ھذا ولم یکونوا مع یزید بن معاویۃ لانہ لم یکن اھلا ان یکون ھولاء السادات فی خدمتہ

کہ ظاہر تو یہ ہے کہ لوگ اکابر صحابہ اس سفیان کے ہمراہ تھے یزید بن معاویہ کے ہمراہ نہ تھے کیونکہ وہ اس کا اہل نہ تھا کہ یہ اکابر صحابہ اس کی خدمت میں ہوتے۔ (ج ۱۴، ص: ۱۹۸/۱۹۹)

علامہ مہلب نے کہا کہ اس حدیث میں جہاں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت ثابت ہوتی ہے وہاں یزید کی منقبت بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ حدیث میں موجود مغفور لھم کا مصداق ہو کر جنتی قرار پاتا ہے۔ بخاری کے تینوں شراح کرام اس کی تردید فرماتے ہیں:

قلت ای منقبۃ کانت لیزید رحالہ مشھور

کہ میں کہتا ہوں کہ اس میں یزید کیلئے کون سی منقبت ہے جبکہ اس کا حال مشہور ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۱۴، ص: ۱۹۹)

حدیث کے عموم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یزید اس میں شامل ہی نہیں کیونکہ یہ خوشخبری مشروط بہ خاتمہ علی الایمان ہے۔

لا یلزم من دخولہ فی ذالک العموم ان لا یخرج بدلیل خاص اذلا یختلف اھل العلم ان قولہ ﷺ مغفور لھم مشروط بان یکونوا من اھل المغفرۃ حتی لوارتدن واحد ممن غزا ھا لم یدخل فی ذالک العموم اتفاقا فدل علی ان المراد مغفور لمن وجد شرط المغفرۃ فیھم منھم

یزید کے اس عموم میں داخل ہونے سے لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دوسری

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دلیل خاص سے نکلتا ہو کیونکہ اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور کا ارشاد مغفور لھم اہل مغفرت ہونے سے مشروط ہے حتی کہ اگر اس غزوے والوں میں سے کوئی مرتد ہو جاتا (معاذ اللہ) تو اس عموم میں داخل نہ ہوتا تو پتہ چلا کہ مغفور لھم سے وہی لوگ مراد ہیں جن میں مغفرت کی شرط پائی جائے۔ (لہٰذا یزید خارج ہو گیا)

(فتح الباری ج ۶ ص: ۸۴، عمدۃ القاری ج ۱۴ ص: ۱۹۹، ارشاد الساری شرح بخاری ج ۵ ص: ۱۰۴)

شرح عقائد میں تو علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے یزید پلید کو ملعون و کافر قرار دیا ہے اور یہی قاضی ابو العلی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا خیال ہے۔

الغرض حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید پلید علیہ ما علیہ کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں امام حق پر تھے اور یزید کمبخت باطل پر تھا۔ اور اس کی حمایت کرنے اور اسے جنتی قرار دینے والے حضرات دراصل خارجیت کے داعی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ حبیبہ سید المرسلین و علی آلہ و صحبہ الذین منلصهم و مبغضهم من الفاسقین اما بعد قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ الکریم لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا ط و کلا وعد اللہ الحسنی ط واللہ بما تعملون خبیر O (سورۃ الحدید آیت ۱۰)

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اظھرت الفتن او البدع وسب اصحابی فلیظھر العالم علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا

اللہ کے نام سے شروع جو بہت بڑا مہربان رحمت والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور صلوٰۃ وسلام نازل ہوں اس

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے محبوب ﷺ پر جو رسولوں کے سردار ہیں اور آپ کے اس آل واصحاب پر جن کی شان اقدس میں کمی کرنے اور ان سے بغض رکھنے والا فاسقوں سے ہے۔ اما بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں فرمایا ہے۔

''نہیں ہیں برابر تم میں سے وہ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں خرچ اور جہاد کیا۔ یہ لوگ درجے میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد میں خرچ اور جہاد کیا اور سب سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا اور اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔(سورت حدید، آیت ۱۰)

اور رسول ﷺ نے فرمایا:''جب فتنے اور بدعتیں ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جانے لگے تو عالم کو چاہئے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے، سو جس نے ایسا نہ کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، نہیں قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کا صدقہ اور نہ کچھ خیرات۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجمالی جواب

افضلیت بہ ترتیب خلافت اہلسنت کا مسلک ہے اور اس کا منکر اہلسنت سے خارج ہے

انبیاء و مرسلین کے بعد تمام مخلوق الٰہی انسانوں، جنوں اور فرشتوں سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ، پھر مولا علی کرم اللہ وجہہ شیخین کریمین یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ سے افضل ماننا اہلسنت و جماعت کا اجماعی عقیدہ ہے اس لیے جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ یا کسی دوسرے صحابی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا فاروق رضی اللہ عنہ سے افضل بتائے یا سمجھے گمراہ، بدمذہب اور اہلسنت و جماعت سے خارج ہے۔ اسے اہلسنت کی مساجد میں نہ امام بنایا جائے اور نہ خطیب کیونکہ وہ فاسق العقیدہ اور تفضیلی شیعہ ہونے کی وجہ سے امامت کے قابل نہیں ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بے ادب اہلسنت سے خارج اور دوزخی ہے:

کسی صحابی کیساتھ بغض اور سوء عقیدت یعنی برا عقیدہ رکھنا بدمذہبی، گمراہی اور دوزخی ہونا ہے کیونکہ وہ دراصل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بغض اور سوء عقیدت ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سُنی ظاہر کرے بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے والد ماجد ابوسفیان والدہ ماجدہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرا اور رفض ہے جو اس کا قائل ہو اور ان کی شان میں گستاخی کرتا یا برا عقیدہ رکھتا ہو وہ رافضی شیعہ اور اہلسنت سے خارج ہے اور اس لیے اس کی امامت و خطبات ناجائز ہے۔

حسب ترتیب خلافت حضرت ابوبکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی افضلیت کتب محققین اہلسنت کی روشنی میں

جیسا کہ گزشتہ تحقیق سے واضح ہے کہ شیخین کریمین سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما علی الترتیب تمام امت محمدیہ سے افضل و اعلیٰ ہیں پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ پھر حضرت مولائے مومنین سیدنا علی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت اور بعد والوں سے افضل ہیں۔ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی افضلیت علی الترتیب پر تو تمام اہلسنت وجماعت کا اجماع اور اتفاق ہے۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے افضل ہونے پر بھی جمہور اہلسنت وجماعت کا اجماع واتفاق ہے۔ اس سلسلہ میں اہلسنت وجماعت کے محققین ومجتہدین رحمہم اللہ کی عبارات شریف ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک

سراج امت مجتہد وملت سیدنا ومولانا امام الائمہ امام ابوحنیفہ بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وافضل الناس بعد رسول اللہ ﷺ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ثم عمر ثم عثمان بن عفان ثم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم (فقہ اکبر مع شرح علی قاری مصری ص ۶۱، ۶۲، ۶۳) ''اور رسول اللہ ﷺ کے بعد سب لوگوں سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر عثمان بن عفان پھر علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی بہترین تشریح:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ ارشاد کی تشریح میں حضرت علامہ مولانا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فھو افضل الاولیاء من الاولین والاخرین وحکی الاجماع علی ذلک (شرح فقہ اکبر ص ۶۱) یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام اولین وآخرین صحابہ واولیاء سے افضل ہیں۔ اس پر اجماع منقول ہے۔

پھر فرماتے ہیں (بخوف طوالت ان کی عربی عبارت کا صرف ترجمہ پیش کیا جاتا ہے: ''اس مسئلہ میں رافضیوں کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں ہے (الی ان قال) اور ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر اہلسنت وجماعت نے اجماع واتفاق کیا ہے۔ مقام تحقیق میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت کی دلیل حضور ﷺ کا اپنی بیماری کے دوران انہیں امامت کے لیے مقرر فرمانا ہے یہی وجہ ہے کہ خلیفہ کے انتخاب کے وقت صحابہ کرام نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کو ہمارے دین یعنی نمازوں کی امامت کے لیے پسند کر کے مقرر فرمایا تو ہم آپ کو دنیا یعنی عہدہ خلافت کے لیے کیونکر پسند نہ کریں (الی ان قال) اور حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کا علی الترتیب کل امت سے افضل ہونا جمیع اہل سنت میں متفق علیہ ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان افضلیت کا مسئلہ بھی اسی ترتیب سے ہے۔ بعض اہل کوفہ وبصرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل کہتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تفضیل مروی ہے اور صحیح وہی ہے جو جمہور اہلسنت کا مسلک ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری روایت بھی یہی ہے۔ اس بنا پر کہ فقہ اکبر میں آپ نے افضلیت کی ترتیب کے مطابق ارشاد فرمائی ہے۔"
(شرح فقہ اکبر ص ۶۳/۶۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیخین رضی اللہ عنہما سے افضل کہنا اہلسنت اور جمیع سلف کے خلاف ہے۔

بعد ازاں حضرت مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں: ولا یخفی ان تقدیم علی رضی اللہ عنہ علی الشیخین مخالف لمذھب اھل السنة و الجماعة علی ماعلیه جمیع السلف (شرح فقه اکبر ص ۶۴)

اور مخفی نہ رہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر وعمر فاروق رضی اللہ عنہما سے افضل قرار دینا اہلسنت وجماعت کے مذہب کے خلاف ہے اس مسلک کی بنا پر کہ جس پر گزشتہ جمیع اکابر اہلسنت ہیں۔

اس کے بعد ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق کا سب سے افضل ہونا قطعی ہے۔ والذی اعتقده وفی دین الله اعتمده ان تفضیل ابی بکر رضی الله عنه، قطعی (شرح فقہ اکبر ص ۶۴) اور جس کا میں اعتقاد رکھتا ہوں اور جس پر اللہ کے دین میں، میں اعتماد کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تمام امت سے افضل ہونا قطعی ہے۔

پھر موصوف اس کی دلیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کل امت سے افضل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے قائم مقام امام مقرر فرمایا۔ یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ جس کی امامت اولیٰ ہو وہی افضل واعلیٰ ہوگا۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی مدینہ میں حاضر تھے۔ اسی طرح دوسرے اکابر صحابہ بھی موجود تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہی اپنی جگہ امامت کے لیے مقرر فرمایا۔ اس لیے کہ آپ جانتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی اس وقت تمام انسانوں میں افضل واعلیٰ مقام ومنزلت والے تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مصلے سے پیچھے ہٹے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ: ابی الله و المومنون الا ابابکر۔ اللہ اور ایمان والوں کو ابوبکر کے سوا کسی کو میری جگہ کھڑا کرنا منظور نہیں، انہیں روک دیا۔

اسی طرح امام مطلق امام کمال الدین بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب المسامرہ شرح مسایرہ ج

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ص ۱۴۲ میں اور امام سراج الملۃ والدین علی بن عثمان اوشی رحمۃ اللہ علیہ بدر الامالی، پھر حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح ضوء المعالی پھر بعض المحققین اس کی شرح تحفۃ الامالی ص ۱۴۵ اور علامہ تفتازانی شرح عقائد ص ۱۴۰/۱۴۱ طبع مصر میں فرماتے ہیں۔

ارشاد غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا مولانا الشیخ السید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تصنیف لطیف غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں: وافضل الاربعۃ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ عنہم (ص ۵۷ طبع مصر) یعنی حضور ﷺ کے چار خلفاء میں سے سب سے افضل اعلیٰ سیدنا ابو بکر صدیق، پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولا علی رضی اللہ عنہم

سادات حضرات بھی حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق عقیدہ رکھیں، یہی حق وصواب ہے۔ اس کے خلاف باطل وعذاب جو سید تفضیل شیخین میں یہ عقیدہ نہ رکھے وہ گمراہ اور بدمذہب ہے۔

ارشاد امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ان الامام الحق بعد رسول اللہ ﷺ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ عنہم (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۰۲) کہ بیشک حضور ﷺ کے امام برحق حضرت ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم۔

پھر فرماتے ہیں: ان فضل الصحابۃ رضی اللہ عنہم علی حسب ترتیبھم فی الخلافۃ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۰۲) کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت ان کی خلافت کی ترتیب کے مطابق ہے۔

ارشاد امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ:

امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اجمعوا ان خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر رضی اللہ عنھما (بستان العارفین مصری ص ۱۸۶) کہ تمام اہلسنت و جماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کے بعد آپ کی اُمت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

تفضیلی امام کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے:

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقہائے کرام جہاں فرماتے ہیں کہ فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ ہے اس میں فسق اعتقادی کو بھی اولین اہمیت دیتے ہیں چنانچہ ان مبتدعین میں جن کے پیچھے نماز مکروہ ہے تفضیلیوں کو بھی شمار کیا جاتا ہے۔ فتح القدیر میں امام ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان من فضل علیا علی الثلاثۃ فمبتدع (فتح القدیر ج ا ص ۳۵۰ مصر) کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلفاء ثلاثہ سے افضل سمجھے تو وہ بدعتی ہے (اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے)

حضرت محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ:

سید المکاشفین امام العارفین شیخ اکبر سیدی محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مسئلہ تفضیل میں دنیائے صوفیت کی ترجمانی کے لیے کافی ہے آپ فتوحات مکیہ شریف کے باب الثالث و التسعین میں ارشاد فرماتے ہیں جسے ترجمان شیخ اکبر سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ الیواقیت و الجواہر فی بیان عقائد الاکابر میں نقل کرتے ہیں: اعلم انہ لیس فی امۃ محمد ﷺ من ھو افضل من ابی بکر غیر عیسیٰ علیہ السلام (ج ۲ ص ۷۳) معلوم ہوا کہ امت محمد ﷺ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل نہیں ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ:

سیدی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں: وخلیفۂ مطلق بعد خاتم الرسل علیہ علیہم الصلوات والتسلیمات حضرت ابوبکر صدیق است رضی اللہ عنہ بعد ازاں حضرت عمر فاروق است رضی اللہ عنہ بعد ازاں عثمان ذوالنورین است رضی اللہ عنہ بعد ازاں حضرت علی بن ابی طالب است رضوان اللہ علیہ افضلیت ایشاں بترتیب خلافت است۔
(ج ۲ ص ۱۳۰)

اور خلیفہ مطلق بعد از خاتم الرسل علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ان کے بعد حضرت عثمان ذوالنورین ہیں رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ہیں ان کی افضلیت ترتیب خلافت کے مطابق ہے۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر علماء اہلسنت کے فتاویٰ جات

شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم ہند بریلی شریف کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۷۳/۴۹)

الجواب

۱۔ جو شخص مولا علی رضی اللہ عنہ کو صدیق یا فاروق رضی اللہ عنہ سے افضل بتائے گمراہ اور بدمذہب ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے ایسے کو امام بنانا گناہ، امام بنانے والے گنا ہگار ہوں گے۔ (واللہ اعلم)

۲۔ کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت (بدعقیدگی) بدمذہبی و گمراہی واستحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کیساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے مثلاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاص و حضرت مغیرہ بن شعبہ و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم حضرت وحشی رضی اللہ عنہ جنہوں نے قبل اسلام حضرت سیدنا الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور بعد اسلام اخبث الناس مسیلمہ کذاب ملعون کو جہنم واصل کیا وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خیر الناس و شر الناس کو قتل کیا ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی، اگرچہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہوسکتی کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہا کرام کے نزدیک کفر ہے (بہار شریعت حصہ اول ص ۷۳) اس سے ظاہر ہے کہ حضرت امیر معاویہ کو فاسق کہنے والا کیسا ہے؟ اور اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے۔ واللہ اعلم

محمد طاہر حسین پورنوی عفرلہ رضوی دارالافتاء بریلی شریف ۵ ذی قعدہ ۱۳۵۹ء..........

شیخ الاسلام حضرت علامہ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وھو الموفق للصواب

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۔ اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت علی جمیع الصحابہ پر ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اس اجماع کا منکر شذ فی النار کی وعید کے تحت ہے نعوذ باللہ من ذلک

۲۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب مسلم الثبوت ہیں ان کی شان میں گستاخی کرنا اگر التزام کفر نہیں تو کفر میں داخل ضرور ہے۔ حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کہنا کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ یا دیگر اہل بیت رضی اللہ عنہم سے دشمنی کی یا انہیں سب وشتم کرتے یا کراتے تھے سراسر غلط ضلالت اور جہالت پر مبنی ہے۔ جو غضر بن مزاحم، یونس بن خباب اور مرحوب وغیرہم جیسے رافضیوں کی روایات پر مبنی ہے فرمان ذی شان حضور ﷺ "اللہ اللہ فی اصحابی" کو کوئی مسلمان نہیں بھول سکتا۔

فقط واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم

محمد قمر الدین السیالوی غفرلہ، ضلع سرگودہا پاکستان غربی، ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ

غزالی زماں حضرت علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

۱۔ شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی تفضیل جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اہل سنت کا اجماعی (متفق علیہ) عقیدہ ہے اس عقیدہ کا مخالف سنّی نہیں ہے۔ اس لیے اس کی اقتداء (اسے امام بنانا) بھی جائز نہیں ہے۔

۲۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ فاسق کہنے والا ہرگز سنّی نہیں۔ تمام صحابہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان بالاتفاق اہل سنت کے نزدیک واجب الاحترام ہیں اس لیے ایسے شخص کی اقتداء بھی درست نہیں۔ اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے، آمین!

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ ۱۹ اگست ۱۹۶۹ء

علامہ سیّد ابوالبرکات احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ حزب الاحناف لاہور کا فتویٰ

الجواب وھو الموفق للصواب

۱۔ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتا ہے وہ تفضیلی شیعہ ہے ضال مضل گمراہ اور گمراہی پھیلانے والا ہے وہ ہرگز اہلسنت سے نہیں ہے ایسے شخص کو امام بنانا ہرگز جائز نہیں۔

۲۔ جو شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فاسق کہتا اور ان کو مطعون کرتا ہے وہ خود فاسق ہے اس

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو امام بنانا گناہ ہے اس کے پیچھے نماز قریب حرام اور واجب الاعادہ ہے وہ شخص اہلسنت و جماعت سے نہیں کیونکہ رسالت مآب ﷺ نے تمام صحابہ کرام کے بارے میں فرمایا ہے اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم میرے سارے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم انہی میں سے جس کی بھی اقتداء کرو گے راہ یاب ہو جاؤ گے۔ نیز فرمایا۔

الله الله فی اصحابی لاتتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذی الله ومن اذی الله فیوشك ان یاخذہ

ترجمہ: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا جو ان کو دوست رکھتا ہے وہ میری محبت سے ان کو دوست رکھتا ہے اور جو ان سے دشمنی رکھتا ہے وہ میری دشمنی سے ہی ان کو دشمن رکھتا ہے اور جو ان کو ایذاء دیتا ہے وہ بلاشبہ مجھے ایذاء دیتا ہے اور جو مجھے ایذاء دیتا ہے وہ بلاشبہ خدا تعالیٰ کو ایذاء دیتا ہے اور جو اللہ کو ایذا دیتا ہے عنقریب اللہ اسے پکڑے گا۔"

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے، ان کی منقبت میں احادیث بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں ایمان لانے والوں سبھی کیساتھ بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وکلا وعد الله الحسنیٰ (سب سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے) لہٰذا ان کو برا کہنے والا فاسق (خدا اور رسول کا نافرمان) ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

احقر العباد ابو الریان محمد رمضان نائب مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور اکتوبر ۱۹۶۹ء

الجواب صحیح وصواب والمجیب المنیب مصیب ومثاب فقیر قادری ابو البرکات سید احمد عفی عنہ، خادم الحدیث دار العلوم حزب الاحناف لاہور

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

یہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سے افضل بتانے یا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فاسق کہنے والا) شخص بالکل بے دین اور شیعہ ہے۔ غالباً تقیہ کر کے اہلسنت بنا ہوا ہے ایسے شخص کو فوراً اہلسنت کی مسجد سے علیحدہ کر دیا جائے اور کوئی مسلمان اس کے پیچھے نماز نہ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھے اگر امامت کے لالچ میں توبہ بھی کرے تو زبانی اعتبار نہ کرو تحریر کرالو۔ یہ عقائد بالکل رافضیوں کے ہیں کسی اہلسنت کے عقیدے میں صحابہ کی توہین و گستاخی نہیں ہے نہ کوئی مسلمان اتنی جرات کرسکتا ہے جو شخص ایسا عقیدہ رکھے وہ رافضی ہے اگرچہ وہ اور اس کے حواری اسے مسلمان سنی سمجھیں۔ واللہ ورسولہ اعلم

کتبہ مفتی اقتدار احمد خان مفتی دارالعلوم غوثیہ نعیمیہ گجرات مغربی پاکستان (۱۲۳ اکتوبر ۱۹۶۹)

الجواب صحیح فقیر احمد یار بدایونی نعیمی گجرات پاکستان

حضرت علامہ پیر سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ، بھکھی شریف

الجواب صحیح و خلافہ قبیح۔ حضرت علامہ پیر سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب مفتی و شیخ الحدیث مدرسہ جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف تحصیل پھالیہ (گجرات)

شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ:

الجواب صحیح۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ خطیب جامع مسجد سیالکوٹ، مہتمم مدرسہ جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

حضرت مفتی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد کا فتویٰ

الجواب وھو الموفق للصواب

۱۔ حضرت انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد امت مسلمہ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت اولیہ پر اتفاق ہے۔ افضلیت مشکک ہے جس کا اعلیٰ ترین فرد حضرت صدیق اکبر ہیں پھر بحسب المراتب دیگر ارباب خلافت راشدہ رضی اللہ عنہم پھر یہ تسلسل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی ختم نہیں ہوتا بلکہ اس کا اطلاق دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی ہوتا ہے گو حضرت علی رضی اللہ عنہ کمالات وافرہ اور فضائل متکاثرہ سے متوقع و حترین ہیں اور خصائل بہیہ و اخلاق سنیہ کے باعث جولان تصوف میں مراتب قصویٰ کے مکان قصی کے فرسان کے شہسوار ہیں مدینۃ العلم کے کمالات علیہ کا آپ باب مفتوح ہیں مگر بایں ہمہ حضرات شیخین سے مفضول ہیں اور اسی پر امت حنفیہ کا اتفاق ہے اس کے برعکس عقیدہ رکھنا تشیع ہے اور محض ضلالت و گمراہی ہے ایسا شخص ہرگز ہرگز سنی نہیں اور نہ ہی اہلسنت و

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جماعت کی مسجد میں امامت کے قابل ہے ایسے شخص کو ہرگز ہرگز سنیوں کا امام نہ بنایا جائے۔

۲۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عادل ثقہ اور صالح صحابی ہیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آپ کی حقیقی ہمشیرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تھیں آپ بہت بڑے عالم اور مجتہد صحابی ہیں آپ کیلئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی آپ کی شان میں گستاخی کرنا اور آپ کو برا کہنا رفض ہے ایسا شخص جو آپ کو برا کہے شیعہ ہے وہ ہرگز ہرگز سنی نہیں اس کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہ پڑھی جائے اسے اہلسنت وجماعت کی مسجد میں ہرگز ہرگز امام نہ رکھا جائے۔ واللہ ورسولہ اعلم

غلام رسول غفرلہ قادری رضوی، مفتی جامعہ رضویہ لائل پور ۱۰ اگست ۱۹۶۹ء)

حضرت مفتی محمد خلیل خان القادری البرکاتی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

۱۔ بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقات الٰہی انس و جن و ملک سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم تو جو شخص مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو صدیق یا فاروق رضی اللہ عنہما سے افضل بتائے وہ گمراہ بد مذہب ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے فتاویٰ خلاصہ و بحر الرائق و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ کتب کثیرہ میں ہے ان فضل علیا علیهما فمبتدع اور غنیہ و رد المحتار وغیرہ میں ہے الصلوۃ خلف المبتدع تکرہ بکل حال بد مذہب کے پیچھے ہر حال میں نماز مکروہ ہے (فتاویٰ رضویہ)۔

۲۔ حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد ماجد حضرت ابو سفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہم حتیٰ کہ حضرت وحشی جنہوں نے قبل اسلام حضرت سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور بعد اسلام مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا غرض کسی صحابی کیساتھ سوء عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے اسے برضا و رغبت امام بنانا خود کو عذاب الٰہی میں ڈالنا ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسے فوراً امامت سے علیحدہ کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

العبد محمد خلیل خان القادری البرکاتی

فقیہ العصر مولانا محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ محدث بصیر پوری کا فتویٰ

الجواب اللھم اجعل لی النور والصواب

عالی جناب حضرت قادری صاحب مدظلہم

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اہلسنّت وجماعت کا یہ عقیدہ اظہر من الشمس ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما بعد الانبیاء والرسل افضل البشر ہیں اور یوں ہی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ صحابی اور واجب الاحترام ہیں لہٰذا اس کے برعکس عقیدہ رکھنے والے شخص کے پیچھے سُنّی کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

حررہ ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی غفرلہ، خادم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع ساہیوال، ۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۹، ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۹ء

شیخ القرآن علامہ مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وھو الموفق للصواب

جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھے یا حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو برا جانے ان سے بدعقیدگی رکھے ہر دو صورتوں میں ایسا شخص فاسق و مبتدع ہے اور ایسے شخص کو امام بنانا گناہ ہے اور جو نماز اس کے پیچھے پڑھی جائے وہ مکروہ تحریمی و اجب الاعادہ ہوگی وھذا ھو الحکم فی کل صلوۃ ادیت مع کراھۃ تحریمیۃ و نصوص الفقھاء الحنفیۃ فی ذلک متوافرۃ واذکر البعض بقدر الحاجۃ

۱۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو شیخین پر بالکلیہ تفضیل کا قائل مبتدع ہے شامی جلد دوم ۳۹۸ میں ہے ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابۃ فانہ مبتدع لا کافر۔

۲۔ سب صحابہ کو مباح سمجھے یا یہ اعتقاد رکھے کہ کسی صحابی کو گالی دینے پر ثواب مترتب ہوگا جیسا کہ بعض شیعہ کا عقیدہ ہے یا کفر صحابہ کا معتقد ہو تو کافر ہے بالاجماع ورنہ فاسق مبتدع ہے۔ واما من سب احدا من الصحابۃ فھو فاسق ومبتدع بالاجماع الا اذا اعتقد انہ مباح او یترتب علیہ ثواب کما علیہ بعض الشیعۃ او اعتقد کفر الصحابۃ فانہ کافر

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالا جماع کما صرح به العلامة ابن عابدین الشامی فی رسائله ناقلا عن العلامة القاری (رسائل ابن عابدین ج ۱ص ۳۶۷)

۳۔ فاسق کو امام بنانا گناہ ہے غنیہ شرح منیہ میں ہے انهم لو قدموا الفاسق یاثمون بناء علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریمیة (ص ۴۷۹)

یہ مذہب احناف کا ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو فاسق کے پیچھے اصلاً نماز جائز ہی نہیں چنانچہ غنیہ میں ہی عبارت سابقہ کے اخیر میں فرمایا ہے لم تجز الصلوة خلفه اصلا عند مالك و هو رواية عن احمد

۴۔ شیخین تو در کنار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینے والا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک رافضی ہے۔ الرافضی من فضل علیا علی عثمان رضی الله عنهما کذا فی الغنية المنسوبة الی سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ و عن سائر الاولیاء وبهم عناو عن جمیع المسلمین

فقط واللہ اعلم

ابوالبیان غلام علی غفرلہ، خادم الافتاء و مدیر الجامعۃ الحنفیۃ اشرف المدارس اوکاڑہ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۹ء

مفتی محمد اعجاز رضوی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نعمانیہ لاہور کا فتویٰ

الجواب

۱۔ حضرت سرکار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا افضل البشر بعد از انبیاء و مرسلین ہونا دلائل قطعیہ یقینیہ اجماعیہ سے ثابت اور مسلک اہلسنت کا جز ہے جو صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے مولائے کائنات حیدر کرار کو افضل بتائے وہ اہلسنت سے نہیں فاسق و ضال ہے اسے امام بنانا حرام، حرام، حرام اشد حرام ہے۔ لو قدموا فاسقا یاثمون یہ عقیدہ رکھنا فسق فی العقیدہ ہے اور فاسق فی العقیدہ کے پیچھے آئمہ مجتہدین کا اتفاق ہے کہ نماز باطل و نا جائز و حرام ہے۔ لا یجوز خلفہ اصلا

۲۔ معاذ اللہ، معاذ اللہ ثم معاذ اللہ سرکار امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع میں (ان کو فاسق و برا بتا کر) بیہ گالی نہ دیگا مگر خارجی رافضی ناصبی اور زندیق و ملحد۔ ایسے شخص کو امام بنانا کیسا؟ اہل سنت کہنا باطل و نا جائز ہے نہ وہ اہل سنت ہے اور نہ ہی مسلمانوں کا امام بنایا جائے اس کی امامت حرام حرام حرام اشد حرام وہ فاسق فی العقیدہ ہے امام زیلعی فرماتے ہیں وفی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقدیمہ تعظیمہ و قد وجب علیھم اھانتہ شرعا
واللہ تعالیٰ وھو لہ الاعلی اعلم
فقیر قادری محمد اعجاز الرضوی، خادم الحدیث دارالعلوم جامعہ نعمانیہ لاہور، ۱۹ رمضان ۱۳۸۹ھ

شیخ الحدیث مولانا غلام جہانیاں معینی (ڈیرہ غازیخان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقائد اہلسنت میں سے ان افضل البشر بعد الانبیا ابوبکر الصدیق ثم عمر رضی اللہ عنہما لہذا تفضیل علی کرم اللہ وجہہ کا عقیدہ رکھنے والا اہلسنت سے نہیں ہے لہذا امامت کے بھی لائق نہیں ہے۔

۲۔ تمام صحابہ کرام واجب الاحترام ہیں بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی اور واجب الاحترام ہیں ان کا اور دوسرے صحابہ کا گستاخ اہلسنت سے نہیں ہوسکتا اور نہ وہ لائق امامت ہے۔

فقط، دعا گو فقیر غلام جہانیاں معینی، خادم الحدیث جامعہ معینیہ ڈیرہ غازیخان، ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ

مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان کے علماء کا فتویٰ (از ملتان)

۱۔ بعد از انبیاء و مرسلین تمام مخلوقات الٰہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور پھر مولا علی رضی اللہ عنہ جو شخص مولا علی رضی اللہ عنہ کو صدیق یا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے افضل بتائے گمراہ بدمذہب ہے اور اہل سنت سے خارج۔ اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

۲۔ کسی صحابی کیساتھ سوء عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے مثلاً حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی ہے چنانچہ بہار شریعت میں ہے لہذا اس کی امامت ناجائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

مشتاق احمد مدرس مدرسہ انوار العلوم ملتان

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اصاب من اجاب سید مسعود علی قادری مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء

مسئلہ تفضیل وحضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق امام اہلسنت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر علماء اہل سنت و جماعت نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ حق ہے اور فقیر کا بھی مسلک ہے فقط

نیازمند غلام مصطفیٰ رضوی سعیدی مدرس مدرسہ انوار العلوم ملتان

حضرت مولانا حامد علی خان رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ خیر المعاد ملتان کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الجواب

ا۔ اہلسنت و جماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ افضلیت خلفاء راشدین بہ ترتیب خلافت ہے۔

۲۔ اور اصحاب رسول کریم ﷺ کل عدول ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت مسلم و ثابت ہے اسی طرح حضرت امیر معاویہ کے والدین ماجدین حضرت ابوسفیان وحضرت ہندہ کی صحابیت بھی مسلم وثابت ہے۔ لہٰذا جو شخص ان کی شان میں دریدہ دہنی اور گستاخی کرے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت ابوبکر وعمر فاروق رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے وہ اہلسنت سے خارج اور بدعتی اور رافضی ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ علماء کرام نے یہ جو کچھ تحریر فرمایا ہے صحیح ہے۔ فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح: حسین احمد مدرس مدرسہ اسلامیہ خیر المعاد چوڑی سرائے ملتان شہر

حررہ حامد علی خان، مفتی مدرسہ اسلامیہ خیر المعاد چوڑی سرائے ملتان شہر

شیخ الحدیث مولانا محمد شریف صاحب کا فتویٰ (ملتان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الجواب

ا۔ حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کی افضلیت تمام صحابہ کرام پر اہلسنت و جماعت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ فضیلت ترتیب خلافت کے مطابق ہے لہٰذا اس کا مخالف اہلسنت سے خارج ہے کمافی شرح العقائد۔

۲۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت ابوسفیان ان کی والدہ ماجدہ حضرت ہندہ و دیگر جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واجب الاحترام ہیں ان کا احترام ایمان کا حصہ ہے انہیں برا کہنے والا

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہلسنت سے خارج ہے اور اس کی امامت نا جائز ہے۔ فقط

محمد شریف غفرلہ، خادم جامعہ رضویہ مظہر العلوم ملتان، ۳۱ دسمبر ۱۹۶۹ء

الجواب صحیح: سید محمد عبداللہ شاہ رضوی مہتمم مدرسہ انوار الابرار ملتان

الجواب صحیح: محمد نذیر احمد مہروی مدرس مدرسہ جامعہ رضویہ مظہر العلوم ملتان شہر

مفتی محمد عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ (ملتان)

الجواب

۱۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جو شخص افضل سمجھے

۲۔ اور جو شخص حضرت امیر معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو برا بتائے وہ اہلسنت سے نہیں اہلسنت مقتدیوں کا امام ہونا اس کا نا جائز ہے۔

من اصحاب فقد اجاب ننگ اسلاف عزیز اللہ عفی عنہ، صدر مدرس مدرسہ نعمانیہ ملتان شہر، ۱۰ شوال

راقم: محمد عبدالشکور ملتانی عفی عنہ

حضرت مولانا ابوالنور محمد بشیر رحمۃ اللہ علیہ کوٹلی لوہاراں کا فتویٰ

الجواب

حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کو افضل سمجھے اور حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما یا کسی دوسرے صحابی کی بے ادبی کرے یا ان سے برا عقیدہ رکھنے والا شخص گمراہ ہے اور مسلک اہلسنت کے سراسر خلاف اگر وہ اپنے آپ کو اہلسنت کہتا ہے تو یہ اس کا تقیہ ہے درا صل وہ شیعہ اور رافضی ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

فقط ابوالنور محمد بشیر مدیر ماہ طیبہ، کوٹلی لوہاراں (ضلع سیالکوٹ) ۱۲ شوال ۱۳۸۹ھ

حضرت مولانا سید محمد افضل حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ (فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الجواب

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو افضل بتانے والا شخص ہرگز اہلسنت و جماعت سے نہیں، بلکہ گمراہ بد مذہب ہے۔ اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھی ہوئی تمام نمازوں کا اعادہ واجب ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری امام ابو منصور سے نقل کرتے ہیں جو اکابر مشائخ سے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اہلسنت و جماعت کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ سب صحابہ سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے افضل سمجھنے والا چونکہ مبتدع اور فاسق فی العقیدہ ہے لہذا اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے جیسا کہ غنیہ، صغیری مراقی، طحاوی اور در مختار میں ہے واللہ اعلم

۲۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بتانے والا بھی اہلسنت سے گمراہ اور بد مذہب ہے اسے بھی امام بنانا گناہ ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں فقہ اکبر میں ہے کہ ہمیں صحابہ کو ذکر خیر سے یاد کرنا چاہئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب صحابہ کا ذکر آئے تو انہیں برا کہنے سے باز آؤ یہی وجہ ہے کہ جمہور علماء کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ عدول (عدل والے) ہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ وکلا وعد اللہ الحسنی

واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی سید محمد افضل حسین شاہ عفرلہ، مفتی جامعہ قادریہ رضویہ لائلپور، ۱۷ شوال ۱۳۸۹ھ

علامہ ابوالاحسن محمد مختار احمد رحمۃ اللہ علیہ خان پور کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الجواب

۱۔ شریعت محمدیہ کے نزدیک حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت شیخین یعنی ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے افضل اعتقاد کرنے والا بدعتی گمراہ اور اہل سنت سے خارج ہے چنانچہ فتاویٰ خلاصہ، خزانۃ المفتین، فتح القدیر، حاشیہ تبیین، مجمع الانہر، شرح عقائد اور الصارم المسلول وغیرہ کتب کثیرہ میں واضح ہے لہذا ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے جیسا کہ در مختار اور غنیہ وغیرہ میں ہے۔

۲۔ جو شخص حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بے ادبی، گستاخی اور سب و شتم کرتا ہے وہ اسلام سے خارج، مرتد اور واجب القتل ہے جیسا کہ شفا قاضی عیاض، آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ صحابہ کرام کی مدح وثناء میں بکثرت وارد ہیں ان کے باوجود ان کو برا کہے وہ بے ایمان، ملعون اور ذلت ناک عذاب کا مستحق ہے اس کی امامت باطل و ناجائز ہے۔ مزید تحقیقات مطولات میں ہے فقط

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجواب صحیح: حافظ سراج احمد مہتمم مدرسہ سراج العلوم خانپور

ہذا الجواب صحیح لاریب فیہ: خادم الشرع عبدالواحد نائب مفتی مدرسہ عربیہ سراج العلوم خانپور

حررہ ابوالاحسن محمد مختار احمد، صدر مدرس مدرسہ سراج العلوم خانپور، ۱۵ شوال ۱۳۸۹ھ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم شیخ عارف باللہ حضرت مولانا غلام احمد جان الاحرار نقشبندی غزنوی کا فتویٰ (غزنی افغانستان)

استفتاء

الاستفتاء بحضرة العلام عمدة مشائخ الانام الشيخ المولى غلام احمد جان الاحرار النقشبندی دام افبالهم

السلام عليكم و رحمة و بركاته

۱... ايها الشيخ مافولهم الشريف فى من يفضل مولانا و مولى كل من آمن بالله سيدنا عليا كرم الله و جهه على الشيخين الكريمين على سيدنا امير المومنين ابى بكر الصديق و سيدنا امير المومنين عمر الفاروق الاعظم رضى الله عنهما هل هو من اهل السنة !وهل هو يصلح ان يكون اماما لاهل السنة والجماعة ام لا

۲... وما قولكم الشريف فيمن يسب الامير معاوية بن ابى سفيان رضى الله عنهما وينقصه هل هو من اهل السنة و الجماعة وهل يصلح ان يومهم ام لا

خادمكم محمد غلام سرور القادرى، مفتى مدرسه انوار العلوم ملتان

بسم الله الرحمن الرحيم :الجواب و الخطاب المستطاب للسوالين المذكورين فى الاستفتاء ا ان من فضل عليا رضى الله عنه على الصديق الاكبر و الفاروق الاعظم رضى الله عنهما ولايستحى من الله فى شان سيدنا امير المومنين معاوية رضى الله عنه حتى يسبه ويفسقه اعاذنا الله تعالىٰ من هذا الاعتقاد الباطل السوء فهذان الشخصان خارجان من طريقة اهل السنة و الجماعة بلاريب وارتياب وليسا بداخلان فى الفرقة الناجية فاياك و الصلوة خلفهما فانهما من اهل الشيع حقيقة وان لم يقرا به لساناً هذا هو الحق فانهما

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ممن يقولون بافواهم ماليس في قلوبهم۔ فقط

الراقم احمد جان الاحرار النقشبندی عفی عنه افغانستان کابل ولایت

غزنی حکومت قراباغ، قریہ اختر خیل صاحب انورا ۱۵اشوال المکرم۱۳۸۹ھ

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت حقہ کا منکر اسلام سے خارج اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ان سے افضل سمجھنے والا بے دین گمراہ شیعہ ہے اور حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو سب و شتم اور بکواس کرنے والا بھی اسلام سے خارج ہے۔ فقط

محمد عمر اچھروی لاہور، یکم محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

مجاہد ملت حضرت مولانا محب النبی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

الجواب..... اہلسنت و جماعت کے نزدیک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے افضل سمجھنے والا گمراہ، فاسق و فاجر ہے اور فاسق و فاجر شرعاً واجب الاھانۃ ہے نیز حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنے والا بھی اہلسنت سے نہیں ہو سکتا کیونکہ بد مذہب اہلسنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ کا سراپا عدل و حق ہونا امر مسلم ہے۔ فقط

محب النبی جامعہ ضیاء العلوم، سبزی منڈی راولپنڈی

علوم مولانا مفتی غلام رسول صاحب خلیفہ مجاز حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ و مدیر ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور کا فتویٰ (از قصور)

ا۔ جمیع اہلسنت و جماعت کا اجماع و عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ میں انبیاء و رسل کے بعد تمام بنی آدم سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل ہیں پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم ان کے بعد عشرہ مبشرہ پھر اہل بدر پھر اہل احد اور پھر وہ صحابہ جنہوں نے صلح حدیبیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر اسلام کے لیے اپنی جانوں کو اور اللہ و رسول کی اطاعت میں ثابت قدم رہنے کی بیعت کی تھی جسے بیعت رضوان کا نام دیا گیا ہے جیسا کہ شرح فقہ اکبر، شرح عقائد اور شاہ فضل رسول قادری بدایونی نے المعتقد میں پھر اس کے حاشیہ میں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اس اجماع کا منکر و مخالف بدعتی اور اہلسنت سے خارج ہے اس کی امامت

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مکروہ تحریمی ہے۔(ملخصا)

۲۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور کریم ﷺ کے ذی قدر صحابی ہیں ان کی شان میں نازیبا کہنے والا اپنے ایمان کو تباہ کرتا ہے اور ملعون ہے اگر چہ ان سے خطاء اجتہادی ہوئی تاہم وہ ایک ثواب کے مستحق ہیں ان کو برا کہنے والا اہلسنت سے خارج ہے اس کی امامت بھی ناجائز ہے

فقط احقر العباد غلام رسول گوہر مدیر انوار الصوفیہ قصور ۲۵ مئی ۱۹۷۰ء

مجھے خدا کی قسم جواب حق ہے: قاری حفیظ الرحمن

الجواب صحیح والمجیب نجیح: فقیر محمد عبد العزیز نقشبندی کوٹ غلام احمد خاں قصور

جو میرے استاد نے فرمایا بلاشک صحیح ہے: احقر العباد سید طالب حسین شاہ قصور

حضرت علامہ پیر سید اختر حسین شاہ جماعتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

الجواب بعون التواب، حامدا و مصلیا و مسلما

۱۔اہلسنت وجماعت کے مسلمات سے ہے کہ امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے افضل ہیں علماء اہلسنت واکابرین نے تصریح فرمائی ہے کہ من علامات اہل السنۃ و الجماعۃ تفضیل الشیخین شرح فقہ اکبر، شرح عقائد میں ہے علیٰ ھذا الترتیب وجدنا السلف

شیخین کریمین رضی اللہ عنہما تمام صحابہ کرام سے افضل ہیں جو شیخین کی فضیلت مذکورہ کا منکر ہے وہ اہلسنت وجماعت سے خارج ہے وہ اہلسنت وجماعت سے ہرگز نہیں ہوسکتا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو ان سے افضل سمجھنے والا بدمذہب اور مبتدع ہے جیسا کہ بحر الرائق میں ہے شامی میں ہے کہ مبتدع کے پیچھے ہر حال میں نماز مکروہ ہے فتاویٰ رضویہ میں ہے الصلوۃ خلفھم تکرہ کراھۃ شدیدۃ یعنی تفضیلیوں کے پیچھے نماز پڑھنی سخت مکروہ ہے ایسے شخص کو نماز میں امام بنانا گناہ ہے اس کو معزول کردیں۔

۲۔نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام ہدایت کے روشن مینار اور چمکتے ہوئے ستارے ہیں تمام ہی بتدریج افضلیت کے مالک ہیں اور ان تمام کو رضائے الٰہی حاصل ہے کسی کی شان میں گستاخی اور طعن وتشنیع اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے۔جو حضور ﷺ کے صحابہ کو برا کہے اور کہے کہ وہ گمراہ تھے تو قتل کیا جائے بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جو فاسق کہے وہ خود بہت بڑا فاسق ہے بد

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مذہب ہے بددین ہے ایسا شخص اہل سنت و جماعت کے زمرے سے خارج ہے اس کا اہلسنت و جماعت کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اس کو امام بنانا ناجائز و حرام ہے اس کے پیچھے اہلسنت و جماعت کی اقتداء قطعاً جائز نہیں ہے اس کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم بالصواب

حررہ غلام رسول مفتی و مدرس مدرسہ نقشبندیہ جماعتیہ علی پور شریف ضلع سیالکوٹ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۱ء

جواب ہمارے دین وفقہ کے عین مطابق ہے اختر حسین جماعتی علی پور عفی عنہ

علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ (کراچی)

۱۔ جو شخص حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما سے بہتر کہے وہ سنی نہیں اور یہ شخص محب حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نہیں چنانچہ صواعق شریف میں امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (ترجمہ) جس بات پر ملت کے بزرگ اور امت کے عالم متفق ہیں وہ یہ ہے کہ اس امت میں سب سے افضل ابوبکر پھر عمر اس کے بعد اختلاف ہے اکثر جن میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل بھی ہیں اور امام مالک کا بھی قول مشہور یہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے بعد افضل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیکی رشتہ دار ہیں صرف پانچ واسطوں سے ان کا نسب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب شریف سے جا ملتا ہے یہ کاتب وحی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے ہیں ان کے جنتی ہونے کی نوید قرآن مجید نے دی ہے۔ وہ مجتہد صحابی ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت ان کو دی اور آپ خلاف سے دست بردار ہو گئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جو شخص برا کہتا ہے وہ درحقیقت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو برا کہتا ہے ایسا شخص رافضی ہے یا خارجی ہے اور کبھی بھی یہ شخص اہلسنت سے نہیں ہو سکتا ہے اس لیے صحابہ اور اہل بیت سے یہی لوگ عداوت رکھتے ہیں سنی تو ان دونوں سے محبت کرتے ہیں واللہ اعلم

فقیر عبدالمصطفیٰ الازہری، شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی نمبر ۵

حضرت علامہ پیر محمد قاسم مشوری قادری رحمۃ اللہ علیہ مشور شریف کا فتویٰ (لاڑکانہ سندھ)

مجھے فاضل محرر مفتی محمد غلام سرور صاحب قادری کی تحقیق سے مکمل اتفاق ہے اس میں کوئی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شک نہیں کہ اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ان سے افضل سمجھنا گمراہی اور مذہب اہلسنت سے خروج ہے اسی طرح کسی بھی صحابی بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنا اسلام پر جرح کو مستلزم اور نصوص قطعیہ سے انکار کے مترادف ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

کتبہ الفقیر محمد قاسم عفی عنہ

حضرت علامہ محمد اکرم خطیب جامع مسجد صدر راولپنڈی کا فتویٰ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت ابوبکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے برابر یا ان سے افضل سمجھنا یا صحابہ کرام بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنا اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کیخلاف ہے لہٰذا ایسا شخص اہلسنت سے نہیں ہے۔ لہٰذا جو تحقیق فاضل مجیب مفتی محمد غلام سرور قادری نے جواب میں تحریر فرمائی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔

فقط فقیر محمد اکرم خطیب جامع مسجد صدر راولپنڈی (احاطہ شیخ فضل الٰہی)

حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

مفتی محمد غلام سرور قادری کا جواب بالکل صحیح ہے اور جو انہوں نے فرمایا حق ہے کہ تفضیل شیخین کا منکر اور صحابہ کرام بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے اچھی عقیدت نہ رکھنے والا اہلسنت سے نہیں ہے۔

شاہ محمد عارف اللہ قادری، ۵۹/بی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

حضرت مولانا مفتی تقدس علی رضوی بریلوی، شیخ الجامعہ جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ خیر پور کا فتویٰ (پیر پگاڑو سندھ)

مفتی غلام سرور قادری کا جواب حق و صواب ہے۔ والحق احق ان یتبع یعنی حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق جمیع اہلسنت کے اتفاق کے مطابق تمام صحابہ سے افضل ہیں پھر تمام صحابہ واجب الاحترام حضرت امیر معاویہ عالی مقام رضی اللہ عنہ کا بے ادب اہلسنت سے خارج ہے۔

فقیر تقدس علی الرضوی البریلوی غفر لہ مولاہ العلی القوی شیخ الجامعہ جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ خیر پور

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علامہ مولانا پیر سیّد محمد حسن شاہ کا فتویٰ (کراچی)

حضرات علماء کرام نے جو جوابات دیے ہیں وہ حق وصواب ہیں یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد الانبیاء تمام انسانوں سے افضل پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ افضل ہیں جو اس کا قائل نہیں اہلسنت نہیں حضرت امیر معاویہ عادل ثقہ صحابی ہیں یوں تو کل صحابی عدول ہیں ان کا بے ادب خدا اور رسول کا بے ادب ہے۔

السید محمد حسین القادری ناظم اعلیٰ انجمن حمایت اسلام ،ملیر اے ایریا کراچی نمبر ۳۷

حضرت پیر سیّد محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ کرمانوالہ شریف کا فتویٰ (ساہیوال)

مجھے مذکورہ بالا تحقیقات علماء اہلسنت سے کامل اتفاق ہے۔

محمد علی شاہ سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ حضرت کرمانوالہ (ضلع ساہیوال)

حضرت پیر سیّد اختر حسین شاہ نبیرہ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ (علی پور سیداں ،سیالکوٹ)

اہلسنت و جماعت کے مسلمات سے ہے کہ امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے افضل ہیں علماء اہلسنت نے تصریح فرمائی ہے کہ اہلسنت کی علامت یہ ہے کہ وہ ان دو بزرگوں کو تمام صحابہ سے افضل جانے جو شخص شیخین کی افضلیت کا منکر ہو اہلسنت سے خارج ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے ایسے کو امام نہ بنایا جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ ہدایت کے روشن مینار اور چمکتے ہوئے ستارے ہیں تمام ہی بتدریج و ترتیب افضلیت کے مالک ہیں اور ان تمام کو رضائے الٰہی حاصل ہے۔ کسی کی شان میں گستاخی اور طعن و تشنیع اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔

جو حضرت امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کو (معاذ اللہ) فاسق کہتا ہے وہ خود بہت بڑا فاسق ، بد مذہب ، بددین ہے ایسا شخص اہلسنت کے زمرہ سے خارج ہے اس کا اہلسنت و جماعت سے کوئی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اس کو امام بنانا ناجائز وحرام ہے اس کے پیچھے اہلسنت و جماعت کی اقتداء قطعاً ناجائز ہے۔ اس کے پیچھے نماز کلیۃً نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم بالصواب

جواب ہمارے دین وفقہ کے عین مطابق ہے۔ اختر حسین جماعتی علی پوری عفی عنہ

حررہ غلام رسول مدرس مدرسہ نقشبندیہ علی پور شریف ۲۴ دسمبر ۱۹۷

حضرت علامہ پیر میاں جمیل احمد شرقپوری کا فتویٰ

(شرقپور شریف، شیخوپورہ)

مجھے علماء اہلسنت کی مذکورہ بالا تحقیقات وتصدیقات سے پورا اتفاق ہے اور یہی حق وصواب ہے یعنی تفضیل شیخین احترام واکرام جمیع اہلسنت کا مسلک ہے۔ بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ واجب التعظیم صحابی رسول ﷺ ہیں منکر اہلسنت سے خارج ہے لائق امامت نہیں۔

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی ضلع شیخوپورہ

حضرت ابوالکلیم محمد خادم حسین شاہ سجادہ نشین چورہ شریف کا فتویٰ

جواب علماء کرام حق وصواب ہے یعنی میں متفق ہوں کہ یہی اہلسنت وجماعت کا مذہب ہے اس کا مخالف اہلسنت سے خارج ہے امامت کے لائق بھی نہیں ہے۔

ابوالکلیم محمد خادم حسین شاہ غفرلہ، چورہ شریف ضلع کیمبل پور

جلالپور پیروالہ کا فتویٰ

الجواب صحیح، فقیر محمد قادری بقلم خود جلالپور پیروالہ ضلع ملتان

ساہیوال کا فتویٰ

الجواب حق وصواب والمجیب مصیب ومثاب، ابوالنصر منظور احمد بانی جامعہ فریدیہ ساہیوال

کراچی کا فتویٰ

الجواب صحیح: فقیر ابوالمعانی غلام نبی، ناظم اعلیٰ دارالعلوم حامدیہ رضویہ مرزا ازہر خان روڈ بکراپیڑی کراچی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دارالسلام (ٹوبہ)

الجواب صحیح والمجیب مصیب، محمد مختار الحق الصدیقی، خطیب جامع مسجد اکبری دارالسلام (ٹوبہ)

شیخوپورہ

استفتاء کا جواب مذکورہ بالا سطور فقہ حنفی و عقائد اہلسنت کے بالکل مطابق اور درست و صحیح ہے لاریب فیہ۔

فقط ابوالفیض مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رضوی عفی عنہ، مہتمم مدرسہ دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں تحصیل و ضلع شیخوپورہ

میانوالی

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ حضرت مولانا پیر غلام فخرالدین گانگوی عفی عنہ میانوالی شہر مہتمم مدرسہ شمس العلوم و سجادہ نشین آستانہ عالیہ گانگویہ میانوالی

مظفرگڑھ

ذلک کذلک والجواب ذلک، حضرت علامہ مفتی نیاز احمد عفی عنہ خطیب جامع مسجد سردار اکبر خاں علی پور، ضلع مظفرگڑھ

راولپنڈی

نعم المجیب ونعم الجواب، ابوالمعانی غلام سبحانی قادری رضوی، مہتمم مدرسہ سعدیہ عنایت مسجد نزد انبالہ دری فیکٹری محلہ احمد پورہ سید پور روڈ راولپنڈی

بہاولپور

الجواب صحیح۔ فقیر قادری ابو صالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ، مہتمم مدرسہ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

سکھر

الجواب صحیح و صواب والمجیب مصیب و مثاب واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقیر ابوالخیر مفتی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

الحمد للہ والمنۃ علماء اہلسنت و مشائخ ملت کثرہم اللہ تعالیٰ نے فقیر کی تحقیق کی کمال تائید فرمائی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزا جس سے بڑھ کر عقل مند کے لیے کوئی عظیم الشان دلیل و برہان نہ ہوگی۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر شک و شبہ میں مبتلا حضرات کے شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے اور وہ اپنی غلطی سے رجوع کر کے قبول حق میں کوئی تامل نہ فرمائیں گے۔ اللھم وفقنا بقبول الحق و الصواب بحرمۃ صاحب فصل الخطاب سیدنا سید الانبیاء و المرسلین و آلہ و صحبہ اجمعین الی یوم الدین

نیاز مند: محمد غلام سرور قادری رضوی مصطفوی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari